وصال حق

دعائے کمیل

کے دوران قائد شہید سید عارف حسین الحسینیؒ کے

روح پرور مطالب اور مصائب سید الشہداء علیہ السلام

العارف اکیڈمی پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولائے کائنات امام متقیان امیر المومنین

حضرت علی علیہ السلام

کی تعلیم کردہ

دعائے کمیلؓ

کے دوران

شہید مظلوم علامہ عارف حسین الحسینیؒ

کے روح پرور مطالب اور مصائب اہلبیتؑ

العارف اکیڈمی پاکستان

المصطفے ہاؤس ۵ ۔ مسلم ٹاؤن موڑ لاہور

(جملہ حقوق طبع بحق ناشر محفوظ ہیں)

نام کتاب	وصال حق
دعائے کمیل	شہید مظلوم علامہ سید عارف حسین الحسینیؒ
ناشر	العارف اکیڈمی پاکستان
مطبع	الوفاء پرنٹرز لاہور۔
اشاعت اول	25 نومبر 1998ء
تعداد	1000
قیمت	25 روپے
ملنے کا پتہ :-	مکتبہ الرضا' 8 بیسمنٹ میاں مارکیٹ اردو بازار لاہور۔

باسمه تعالیٰ

پیش لفظ

قائد شہید علامہ سید عارف حسین الحسینیؒ کے معنوی و روحانی مقام میں کئی اہم عنصر کا عمل دخل ہو گا لیکن ابھی تک ہمارے علم میں جو باتیں آسکی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک تو قائد شہیدؒ ہر حالت میں رات کی تاریکی میں اللہ تعالیٰ کے حضور راز و نیاز کرتے اور نماز شب کو شدید پابندی کے ساتھ ادا فرماتے ہیں اس پہ ملک بھر کے دورہ جات کے دوران ہزاروں عاشقان حسینیؒ گواہ ہیں اور دوسرے وہ ہر شب جمعہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی دعا جو انہوں نے اپنے خاص اصحابی حضرت کمیلؒ کو تعلیم فرمائی کی ہمیشہ تلاوت فرماتے اور اس طرح اپنے آقا و مولا کے الفاظ کے توسط سے رب العزت کی بارگاہ میں اظہار عاجزی و بندگی کرتے۔ انہیں ہر شب جمعہ دعائے کمیل کی تلاوت سے اس قدر عشق تھا کہ کوئٹہ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان کے سالانہ کنونشن کے موقع پر انہوں نے تنظیمی مصروفیات کی زیادتی پر شدید گلہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ "تنظیمی مصروفیات باعث بنی ہیں کہ میں شب جمعہ دعائے کمیل کی تلاوت بھی نہیں کر سکا۔ یہی وجہ ہے کہ شہید حسینیؒ کے بہت سارے آثار ضائع ہونے کے باوجود ہمیں بارہ عدد دعائے کمیل کے کیسٹ آڈیو ویڈیو میں ملے ہیں جو مختلف مواقع پر متعدد مقامات پر پڑھتے رہے یہ اردو اور پشتو دونوں

زبانوں میں موجود ہیں۔

ہم نے کوشش کر کے ان تمام دعائے کمیل کے دوران شہید حسینیؒ کے بیان کردہ مطالب و مصائب اہلبیت علیہم السلام کو لکھوایا پشو زبان کے مطالب کو اردو میں ترجمہ کروایا پھر ایک دوست نے ان مطالب کے تکرار کو ختم کر کے اس کو ترتیب دیا اور آخر کار شہید مظلومؒ کے بیان کردہ مطالب اور مصائب کو اس ترتیب سے دعائے کمیل میں شامل کیا گیا ہے کہ جس ترتیب سے شہید حسینیؒ نے ان کو مختلف کلمات دعائے کمیل کے ساتھ ساتھ بیان فرمایا ہے۔

اس کتاب کا نام ہم نے "وصال حق" رکھا ہے۔ شہید قائد علامہ سید عارف حسین الحسینیؒ کی شہادت کے بعد ان کے چہلم کی مناسبت سے حضرت امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ نے جو پیغام ابلاغ فرمایا تھا اس میں انہوں نے شہید حسینیؒ کے قرب خدا کی منزلت پر فائز ہونے کو "وصال حق" کی تعبیر سے بیان فرمایا ہے۔ دراصل شہید قائدؒ کا یہ مقام و منزلت زندگی بھر ان کی صداقت و امانت فریضہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی ادائیگی' تبلیغ دین میں ان کی شب و روز کی انتھک کوششوں کے علاوہ ہر رات بلاناغہ اپنے معبود کی بارگاہ میں عاجزانہ حاضری اور ہر شب جمعہ دعائے کمیل' اور مختلف اوقات میں زیارت جامعہ' زیارت عاشورہ دعائے توسل جیسی انسان ساز دعاؤں کی مسلسل تلاوت تھی۔ لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے عزیز و شہید قائدؒ کے اسوہ عمل کو اپنی زندگی میں نافذ کریں ان

کے نقش قدم پر چلتے ہوئے لذت عبادت و بندگی کے ان لمحات کو درک کریں جو شہید قائدؒ اور دیگر اولیاء اللہ کی زندگی کا لازمی و ضروری جزو ہوتے ہیں اور کوشش کریں کہ شہید قائدؒ کے دعائے کمیل کے دوران بیان کردہ مطالب و مصائب اہل بیتؑ سے استفادہ کرتے ہوئے ہر جگہ شب جمعہ دعائے کمیل کا اہتمام کریں۔

آخر میں ہم امامیہ پبلیکیشنز لاہور کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ہم نے ان کی تیار کردہ دعائے کمیل اور ترجمے کی کتابت سے استفادہ کیا ہے خداوند قدوس سے اس ادارہ کے پھلنے پھولنے کے لیے دعاگو ہیں۔

رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہم سب کو دعائے کمیل اور اس کے دوران قائد شہیدؒ کے بیان کردہ مطالب سے اپنے تزکیہ، خود سازی کے لیے استفادہ کرنے کی توفیق عنایت فرمائے

العارف اکیڈمی پاکستان

ایک مقام پر دعائے کمیل سے قبل شہید حسینی کا درس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا ہماری بندگی کا محتاج نہیں ہے۔ جب وہ غنی بالذات ہے تو پھر ہماری بندگی کی خدا کو کیا ضرورت ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر ہم خدا کی بندگی کیوں کرتے ہیں؟ کیا خدا ہماری بندگی کا محتاج ہے؟ ہرگز نہیں!! خدا ہماری بندگی کا محتاج نہیں ہے۔ وہ کمال مطلق ہے لیکن یہ جو ہم خدا کی بندگی کرتے ہیں اس کے ہم خود محتاج ہیں (یعنی ہمیں خود اس کی ضرورت ہے) خدا تو ہماری بندگی کا محتاج نہیں ہے لیکن اگر ہم تقرب الی اللہ کا مقام حاصل کرنا چاہیں تو اس مقام تک پہنچنے کیلئے بندگی کے راستے کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں ہے۔ بلکہ ہم یوں کہتے ہیں جیسا کہ دانشمند محترم آقائے مصباح یزدی حفظ اللہ نے فرمایا کہ کمال دو قسم کا ہے۔ ایک جبری کمال ہے اور دوسرا اختیاری۔ جبری اور اضطراری کمال یہ ہے کہ جس طرح ہم ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہیں اور آہستہ آہستہ بڑے ہوگئے ہیں یہ جو ہم نے ترقی اور نشوونما پائی ہے کیا یہ ہمارے اختیار میں تھی؟ نہیں!! اگر ہمارے اختیار میں ہوتی تو جو حضرات قد میں چھوٹے ہیں وہ اپنے آپ کو بڑا کر لیتے اور جو زیادہ لمبے قد کے ہیں وہ اپنے آپ کو چھوٹا کر لیتے۔ یہ ہمارے اختیار میں نہیں ہے۔ آپ نباتات کو دیکھ لیں آپ جو پودا لگاتے ہیں وہ روز بروز ترقی کرتا ہے یہاں تک کہ وہ درخت بن جاتا ہے کیا اس پودے کا نشوونما پانا اختیاری ہے؟ نہیں بلکہ اضطراری ہے۔ دوسری قسم کی ترقی اور کمال اختیاری ہے۔ خدا نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ اور ہمارا مقصد تخلیق یہ ہے کہ ہم تقرب الی اللہ کی منزل تک پہنچیں۔ اب یہ کمال جسے ہم معنوی کہتے ہیں اس تک اگر ہم پہنچنا چاہیں اور ترقی کریں تو یہ اضطراری نہیں بلکہ ہمارے

اختیار میں ہے۔ خدا نے ہمیں دو راستے بتائے ہیں۔ "اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا" اب ہم اپنے اختیار کے ساتھ اس مقام تک پہنچنا چاہتے ہیں۔ خدا نے ہمیں عقل دی ہے کہ یہ اچھا ہے اور یہ برا یہ حق ہے اور یہ باطل۔ اب ہم چاہتے ہیں کہ اس تک پہنچیں اس کیلئے ہمیں بندگی کا راستہ اختیار کرنا ہے عبادت کرنا ہے پس جو عبادت وبندگی ہم کرتے ہیں نماز پڑھتے روزہ رکھتے ہیں اس میں ہمارا فائدہ ہے خدا کو اس کی کوئی احتیاج وضرورت نہیں۔ "قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا" قرآن مجید میں اگر گناہ گار کیلئے صرف یہی آیت بھی ہوتی تو کافی تھی کہ خدا اپنے حبیبؐ سے فرماتا ہے کہ کہو! کس سے کہو؟ ہم اور آپ جیسے جوانوں سے کہ جن کی زندگی میں سیاہی ہے، گناہ ہے۔ ہم نے اپنے نفس کی پیروی کرتے ہوئے اور جوانی کے غرور میں مبتلا ہو کر گناہ کیے ہیں جس نے ہمیں خدا کے گھر سے دور کر دیا ہے۔ ارشاد ہوا کہ اے حبیب کہہ دو ان جوانوں سے ان گناہ گاروں سے کہ جنہوں نے جوانی میں اپنے نفسوں پر ظلم وزیادتی کی ہے۔ "لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ" اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ اس لئے کہ خدا آپ کے سب گناہوں کو بخش دے گا۔ واقعاً بدترین چیز ناامیدی ہے۔ اگر انسان ناامید ہو جائے تو یہ بڑی خطرناک چیز ہے۔ اسلام میں ناامیدی تو ہے ہی نہیں۔ جوانی میں آپ نے جو گناہ بھی کئے ہوں اللہ انہیں بخش دے گا سوائے شرک کے۔ خدا نے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے۔ خدا نے آپ سے خطاب کیا ہے کہ آؤ ناامید مت ہو جاؤ ہم آپ کے گناہوں کو بخش دیں گے۔ جہاں تک ہم نے قرآن اور روایات کا مطالعہ کیا ہے یہ واضح ہوتا ہے کہ خدا گناہ گار بندے کا انتظار کرتا ہے کہ کب میرا گناہ گار بندہ

میرے پاس واپس لوٹ آتا ہے۔ جیسا کہ ایک عاشق اپنے محبوب کا انتظار کرتا ہے اسی طرح معبود اپنے گناہ گار بندے کا انتظار کرتا ہے۔

اور پھر انسان کیلئے مختلف بہانے ہیں۔ جیسا کہ اگر آپ ایک شاگرد سے امتحان لیتے ہیں اور اگر آپ اسے خواہ مخواہ پاس کرنا چاہیں تو کبھی آپ اسے پرچہ آسان بنا کر دیتے ہیں اور کبھی اُسے بتا دیتے ہیں تاکہ وہ آسانی سے جواب لکھ سکے۔ آپ کا مقصد یہ ہے کہ خواہ مخواہ لڑکے کو پاس کریں۔ (تاکہ اسے ایک سال مزید زحمت نہ کرنی پڑے) خدا بھی اپنے بندے کو جہنم سے بچانے کیلئے بہانہ فراہم کرتا ہے ابھی آپ اندازہ کریں یہ ماہ رمضان ہے یہ بندوں کے بخشنے کیلئے ایک وسیلہ ہے۔ اس میں اگر آپ ایک خرما کسی کو کھلاتے ہیں تو وہ خرما آپ کے درجات میں بلندی کا باعث بنتا ہے اس میں آپ کیلئے سانس لینا آپ کا کھانا کھانا عبادت ہے۔ آپ کے سب کام عبادت ہیں پھر جب مثلاً شب قدر آجاتی ہے تو کتنے ہی لوگ جو جہنم کے مستحق ہوتے ہیں خدا انہیں بخش دیتا ہے۔ پھر عید کا دن آتا ہے۔ شب عید آتی ہے تو جتنے لوگوں کے گناہ خدا نے ماہ رمضان میں معاف کئے ہوتے ہیں اتنے ہی لوگوں کو وہ عید کی شب بخش دیتا ہے۔ اس کے بعد کوئی بدبخت ہی بچ جاتا ہے تو اسے عید کے دن بخش دیتا ہے۔ پھر بھی اگر کوئی بچ جائے تو اس کو عرفہ کی شب بخشتا ہے۔ پھر عرفہ کے دن پھر عید الاضحیٰ کے دن۔ اسی طرح یہ شب جمعہ ہے۔ ہفتے میں ایک شب جمعہ آتی ہے تو خدا کی رحمت کے فرشتے آواز دیتے ہیں۔ "**هَلْ مِنْ تَائِبٍ**" کوئی ہے توبہ کرنے والا کہ وہ توبہ کرے اور ہم اس کی توبہ قبول کریں۔ تو ہم عرض کرتے ہیں بارالہا! شب جمعہ ہے، ہم جوان ہیں۔ جوانی نے ہمیں بہت دھوکے دیئے ہیں ہم نے آپ کی معصیت اور نافرمانی کی ہے۔ ہم نے گناہ کئے ہیں۔ مگر آج شب جمعہ ہے ہم آپ

کے در پر توبہ کرتے ہیں۔ "الٰهی العفو الٰهی العفو الٰهی العفو"، خدایا ہم آپ کے در سے کیسے ہاتھ خالی واپس چلے جائیں۔ تو ہی تو ہمارے گناہوں کو بخشنے والا ہے۔ خدایا ہم آپ کے بندے ہیں اور آپ کے در پر آئے ہیں اس لئے آئے ہیں کہ آپ ہمارے گناہوں کو بخش دیں۔ ہمیں چاہئے کہ خدا کے ساتھ مناجات کریں لیکن ہم اور آپ کس طرح بات کریں ذرا سوچیں ہم اور آپ خدا سے کس طرح بات کر سکتے ہیں؟ آپ کو معلوم ہے کہ جب آپ کسی عظیم شخصیت کے سامنے جاتے ہیں تو آپکو پہلے کچھ آداب سیکھنے پڑتے ہیں۔ پھر وہ الفاظ یاد کرتے ہیں جو اس کی شان کے لائق ہوتے ہوں پھر اس سے بات کرتے ہیں۔ آئیں ہم اور آپ اہلبیتؑ کے در پر جائیں جنہوں نے ملائکہ اور مقرب انبیاء کو بندگی سکھائی ہے آئیں ان اہلبیتؑ کے در پر حاضر ہوں اور ان سے سیکھیں کہ ہمیں خدا سے کس طرح راز و نیاز اور مناجات کرنا ہیں اور ہم بھی انہی الفاظ کے ساتھ راز و نیاز کریں جو الفاظ امیر المومنینؑ نے کمیل کو تعلیم کئے ہیں۔ کوفہ کے نخلستانوں میں جب لوگ سو جاتے تھے تو آپ اپنے رب کے ساتھ راز و نیاز کرتے تھے اگر علیؑ کے راز و نیاز اور مناجات کا حال پوچھنا ہے تو کوفے کے نخلستانوں سے پوچھیں وہ چاند جو رات کے وقت کوفے کے نخلستانوں پر آتا تھا ان سے پوچھ لیں۔

دوسرے مقام پر دعائے کمیل سے قبل شہید حسینیؒ کا درس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا نے انسان کو پیدا کیا ہے تاکہ وہ تکامل پیدا کرے تقرب الی اللہ کا مقام حاصل کرے اور معنویت کے لحاظ سے بلندیوں پر فائز ہو جائے اور انسان یہ مراتب بغیر زحمت و ریاضت، بغیر عبادت و بندگی حاصل نہیں کر سکتا۔ جس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کیلئے ایک ظاہری تکامل جسمانی لحاظ سے ہے جیسے انسان جب پیدا ہوتا ہے تو چھوٹا ہوتا ہے لیکن بہ مرور زمان انسان آہستہ آہستہ بڑھتا ہے اور اس میں وہ اختیار نہیں رکھتا ہے۔ لیکن تکامل معنوی میں انسان معنوی لحاظ سے ترقی کرتا ہے۔ تاکہ انسان تقرب الی اللہ کا مقام حاصل کرے اس میں انسان مختار ہے۔ یہاں انسان کیلئے دو راستے ہیں "اِمَّا شَاکِراً وَّاِمَّا کَفُوْرًا" انسان بندگی کرے اور خدا کا شکر گزار بندہ بنے یا وہ ناشکرا ہو جائے۔ بنابریں یہ معنوی تکامل انسان اپنے اختیار و ارادے کے ذریعے حاصل کر سکتا ہے۔ وہ راستہ جس کے ذریعے انسان تکامل حاصل کرتا ہے وہ عبادت اور بندگی کا راستہ ہے۔ عبادت میں واضح ہے کہ انسان دکان پر بیٹھتا ہے، نیت خالص کے ساتھ سودا بیچتا ہے تو یہ عبادت ہے۔ اسکول یا کالج میں پڑھتا ہے وہ چاہتا ہے کہ اس طرح اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کرے تو یہ بھی عبادت ہے۔ ماہ رمضان میں روزہ رکھنا یا نماز پڑھنا بھی لیکن پہلے سے یہ عبادت یقیناً زیادہ ہے۔ پھر ان سب سے برتر عبادت دعا ہے جیسا کہ احادیث میں ہے کہ "اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃ" دعا عبادت کا مغز ہے "اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِن" دعا مومن کا اسلحہ ہے۔

ہاں اگر ہم چاہتے ہیں کہ بندگی کے راستے سے خدا تک پہنچ جائیں تو اس میں بہترین دعا ہے۔ لہٰذا کوشش کرنی چاہئے کہ جب بھی ہمیں موقع ملے ان کلمات کی مدد سے جو اہلبیت اطہار علیہم السلام نے ہمیں سکھائے ہیں خدا کے ساتھ رازونیاز کریں، خدا کے ساتھ گفتگو کریں۔

ظاہر ہے کہ ہم خدا سے گفتگو کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمیں اس کی عظمتوں کا علم نہیں لیکن اہلبیت علیہم السلام جو اس کے خالص بندے ہیں وہ سمجھتے ہیں، وہ جانتے ہیں کہ ہمیں خدا کے ساتھ کن الفاظ کے ذریعے گفتگو کرنی چاہئے۔ یہ کلمات جو دعاءِ کمیل میں حضرت علی ابن ابی طالبؑ نے ہمیں تعلیم فرمائے ہیں ہمیں ان الفاظ کے ذریعے خدا کے ساتھ رازونیاز کرنا چاہئے مثلاً دعائے افتتاح جو ماہِ رمضان المبارک ہر رات کو پڑھی جاتی ہے، میں عجیب کلمات ہیں "**فَلَمْ اَرَ مولاً کریماً اَصْبَرَ عَلٰی عَبْدٍ لَئِیْمٍ مِنْکَ عَلَیَّ**" امام سجادؑ فرماتے ہیں۔ آپ جیسا کریم مولا جو اپنے خطاکار بندے پر آپ سے زیادہ صبر کرے، میں نے نہیں دیکھا۔ آپ جیسا کریم مولا میں نے نہیں دیکھا کہ آپ کس قدر میری کوتاہیوں اور گناہوں سے صرفِ نظر فرماتے ہیں۔ پالنے والے آپ کتنے مہربان ہیں آپ مجھے اپنے پاس بلاتے ہیں لیکن میں کتنا بدبخت ہوں کہ آپ سے دور بھاگتا ہوں۔ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں اور میں آپ سے بغض رکھتا ہوں۔ کتنا کریم ہے پروردگار کہ اس نے ہمیں ظاہری اور معنوی (روحانی) نعمتیں عطا کی ہیں۔ ظاہری لحاظ سے یہ ساری نعمتیں، جسم انسانی، یہ ہوا، یہ پانی، یہ سورج عطا کئے ہیں اور معنوی لحاظ سے خدا نے ہمارے لئے انبیاء بھیجے، اپنی کتب نازل فرمائیں۔ خدا ہم پر کتنا کریم ہے، کتنا مہربان ہے لیکن ہم اس سے دور بھاگتے ہیں، اس سے بغض رکھتے ہیں حالانکہ وہ ہم

سے محبت رکھتا ہے۔

اے پروردگار! سب کچھ آپ کا ہے ہم تو اپنی جان کے مالک بھی نہیں ہیں۔ اس کے باوجود ہم آپ سے بغض رکھتے ہیں آپ اپنی نعمتوں اور رحمتوں کو ہم سے دور نہیں رکھتے، آپ ہم پر رحم کرتے ہیں۔ برادران عزیز سعادت مند ہے وہ انسان جو اپنے آپ کو پہچانتا ہے۔ خدا رحم کرے اس بندے پر جو اپنی قدر و قیمت کو پہچانے۔ میں اور آپ کیا ہیں؟ ذرا غور کریں اس مال و متاع نے آپ کو اور ہمیں مغرور کر دیا ہے۔ ذرا ہم اپنی حقیقت کو تو پہچانیں کہ ہم کیا ہیں۔ مولاؑ فرماتے ہیں کہ انسان کس طرح فخر کرتا ہے، تکبر کرتا ہے۔ ہم غلیظ (ناپاک) مادہ سے بنے ہیں یہ تو ہماری حقیقت ہے ہم اپنے آپ کو تو سمجھیں۔ آج ہم نے قبر کو بھلا دیا ہے اور آخرت کو ہم نے بھلا دیا ہے۔ ماہ رمضان المبارک میں ہمیں بہترین فرصت ملی ہے۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ یہ سب چیزیں ہمیں اس لئے دی گئی ہیں کہ خدا چاہتا ہے کہ اس کے بندے کمال حاصل کر لیں۔ ترقی کر لیں، بہشت تک پہنچ جائیں اور جہنم سے نجات پیدا کر لیں۔ بندگی کر لیں تاکہ خدا ان کو بلندیوں تک پہنچا دے اور ان کو جہنم سے آزاد کر دے۔ پس آیئے ماہ رمضان میں شب جمعہ سب مل کر خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں۔ وہ کلمات جو مولا امیر المومنینؑ نے اپنے صحابی کمیل کو ارشاد فرمائے ہیں، ان کے ذریعے خداوند قدوس سے گفتگو ہوتے ہیں۔

ایک موقع پر دعائے کمیل سے قبل شہید حسینیؒ کے ابتدائی کلمات

بسمِ اللہ الرحمنِ الرحیم

شب جمعہ ہے، رحمت و مغفرت کی شب ہے، دعاؤں کی قبولیت کی شب ہے۔ گناہ گار پشیمان ہو کر خدا کی بارگاہ میں آیا ہے۔ اے جوان عزیز، اے پیروئے اہلبیتؑ تھوڑا سا اہلبیتؑ کی تعلیم کردہ دعاؤں کا مطالعہ کریں۔ ان میں کس احسن طریقے سے خداوند کریم کے ساتھ ہم کلام ہونے کا طریقہ سکھایا گیا ہے۔

اے خدا! اے مالک، اے کریم و بزرگ مولا! مجھ جیسا بدبخت بندہ اور کوئی نہیں ہے۔ یعنی آپ کتنے مہربان خدا ہیں اور میں آپ کا کتنا بدکار بندہ ہوں۔ اسلئے کہ اے خدا آپ مجھے پکار رہے ہیں اور میں آپ کو آواز نہیں دیتا۔ دیکھیں کیا خدا یہ نہیں کہہ رہا کہ "**اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ**" اے گناہ گار! مجھے پکارو، مجھے آواز دو، میں تمہاری دعاؤں کو مستجاب کروں گا۔ "**یَارَبِّ اِنَّکَ تَدْعُوْنِیْ فَاُوَلِّیْ عَنْکَ وَتَتَحَبَّبُ اِلَیَّ فَاَتَبَغَّضُ اِلَیْکَ**" اے خدا آپ ہمیں پکار رہے ہیں لیکن ہم رخ موڑ لیتے ہیں۔ آپ ہم سے پیار و محبت کرتے ہیں اور ہم آپ سے بغض و حسد کرتے ہیں۔ خدا کی محبت کی یہ نشانی ہے کہ ہماری ہدایت کیلئے جتنے بھی وسائل ضروری ہیں وہ اس نے فراہم کئے ہیں۔ خدا کی محبت اور اس کا پیار اگر ہمارے ساتھ نہ ہوتا تو پھر انبیاء، رسل، آئمہ اور کتابوں کا بھیجنا کس لئے ہے؟

خدا ہمیں روزی دیتا ہے اور خدا نے ہمیں زندگی گزارنے کے تمام وسائل عطا کئے ہیں۔ خدا ہمارے ساتھ محبت کرتا ہے اور ہم خدا کے ساتھ نفرت کرتے ہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر ہمیں خدا سے محبت ہوتی تو ہم وہی چیز کرتے جو خدا ہم سے تقاضا کرتا ہے۔ اگر آپ کی کسی سے دشمنی ہو اور وہ آپ سے

تقاضا کرے کہ فلاں کام ایسے کریں تو پھر آپ اس کے خلاف کام کرتے ہیں۔ چونکہ ہمیں خدا سے محبت نہیں ہے لہٰذا خدا ہم سے اچھے کام کرنے کو کہتا ہے اور ہم برے کام کرتے ہیں۔ خدا ہم سے کہتا ہے کہ جھوٹ مت بولو، سچ بولو ہم جھوٹ بولتے ہیں۔ خدا ہم سے کہتا ہے کہ ظلم نہ کرو ہم ظلم کرتے ہیں۔ خدا ہم سے کہتا ہے کہ نفس کا حکم نہ مانو، شیطان کا حکم نہ مانو تو ہم نفس کا حکم مانتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس کے ساتھ بغض رکھتے ہیں۔ وہ ہم سے محبت اور حب رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت نہیں رکھتے۔ یعنی معلوم یہ ہو رہا ہے کہ جیسے خدا پر ہمارا احسان ہو!! نہیں خدا پر ہمارا احسان نہیں ہے۔ یہ خدا کا فضل وکرم ہے، یہ خدا کی مہربانی ہے کہ اس نے ہمیں بندگی اور سعادت کے لئے جتنے وسائل ہو سکتے تھے وہ ہمیں فراہم کئے ہیں۔ پس اے خدا!! ہم کتنے برے بندے ہیں اور آپ کتنے مہربان اور کتنے کریم مولا ہیں کہ آپ اپنے دروازے ہر وقت ہمارے لئے کھلے رکھتے ہیں خصوصاً رحمت کی شب یہ اس لئے کہ بندہ گناہ کی طرف نہ جائے۔ پروردگار ہمارے لئے بہانے فراہم کر رہا ہے۔ کبھی شب جمعہ، کبھی شب عرفہ، کبھی شب قدر اور کبھی شب عید۔

اے بندۂ گناہگار! رحمت اور مغفرت کی شب ہے توبہ قبول ہونے کی شب ہے۔ خدایا ہم گونگے ہیں ہمیں خود کچھ نہیں آتا۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہم امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کی زبانی آپ سے بات کریں۔ ان کلمات میں جو انہوں نے اپنے صحابی کمیل بن زیاد کو دعائے کمیل کی صورت میں تعلیم فرمائے تھے۔

وہ علی جو کوفہ کے ریگستانوں میں آپ سے راز و نیاز کیا کرتے تھے۔ اے خدا وہ علی جو

فجر سے پہلے آپ سے ملاقات کیا کرتے تھے۔ ہم اس علیؑ کے کلمات میں، اس علیؑ کی دعا کے ذریعے چاہتے ہیں کہ آپ سے راز و نیاز کریں۔ خدایا ہماری محفل کو رحمت و مغفرت کی نظر سے دیکھ اور ہمارے گناہوں کو بخش دے۔

پندرہ شعبان شبِ ولادتِ امامِ زمانہؑ کی مناسبت سے

خدایا تو نے فرمایا ہے کہ اے میرے بندو! مجھ سے دعائیں مانگو اور مجھے پکارو تو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ انسان کی زندگی میں مختلف اوقات اور مختلف مواقع ہیں انسان کو خدا نے اس لئے پیدا نہیں کیا وہ اسے جہنم میں ڈال دے بلکہ اس لئے پیدا کیا ہے کہ "ادعونی استجب لکم" خدا ان پر اپنی فیوض، برکات نازل فرمائے۔ اس لئے خدا نے مختلف مواقع اور اوقات مقرر کئے ہیں وہ تو یہی چاہتا ہے کہ اپنے بندوں پر رحمت و مغفرت کرے۔ آپ خود اندازہ لگایئے کہ وہ کس طرح بہانے کا موقع دیتا ہے، بندے کو معاف کرنے کیلئے، جہنم سے آزاد کرنے کیلئے بہانہ بناتا ہے۔ مثلاً شب جمعہ ہے۔ خدا کی رحمت کے فرشتے آواز دیتے ہیں کہ ہے کوئی کہ ہم اس کی دعاء کو قبول کریں۔ اسی طرح شب قدر ہے، ماہِ رمضان ہے، اسی طرح ان راتوں میں سے ۱۵ شعبان ہے جو کہ ولادت امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی شب ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ اس کے بندے اس کے در پر آئیں اور وہ ان کی توبہ قبول کرے اور اس طرح وہ جہنم سے نجات پائیں۔ خدایا خدایا! اس شب کی عظمت کا واسطہ ہم گناہگار اس جگہ جمع ہوئے ہیں، ہم گناہگاروں کی توبہ قبول فرما اور ہمارے گناہوں کی مغفرت فرما۔ خدایا ہمیں اپنی بندگی کی لذت نصیب فرما۔

دوسرے موقع پر دعائے کمیل سے قبل شہید حسینیؒ کے ابتدائی جملات

بسمِ اللہ الرحمنِ الرحیم

شب جمعہ ہے، دعا کی شب ہے، رحمت و مغفرت کی شب ہے۔ خدا نے قرآن میں وعدہ کیا ہے **"اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ"** "اے میرے گناہ گار بندو! تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔ اے خدا! ہم گناہ گار ہیں، روسیاہ ہیں، شرمندہ ہیں، ہم نے اپنی عمر معصیتوں اور تیری نافرمانی میں گزار دی۔ ہم نے اپنی جوانیاں گناہوں میں ضائع کر دیں' ہمارے بال گناہوں میں سفید ہو گئے۔ اس وقت آپ کے گھر جمع ہوئے ہیں۔ اے خدا! اگر آپ ہمیں اپنے گھر سے خالی ہاتھ نکال دیں تو ہم کس کے پاس جائیں اور کس سے شکایت کریں؟ اے کریم مولا! آپ نے قرآن مجید میں وعدہ کیا ہے **"قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ"** "اے خدا! آپ نے ہمیں یہ نوید دی ہے کہ آپکی رحمت سے ناامید نہ ہوں۔ اے خدا! اگرچہ ہم توبہ کرتے ہیں اور پھر توبہ کی خلاف ورزی کرتے ہیں' پھر توبہ کرتے ہیں پھر خلاف ورزی کرتے ہیں۔

استاد شہید مدنی" فرمارہے تھے ایک مرتبہ جب ایک حاجی مسجد الحرام میں احرام باندھ رہا تھا تو اس کے ساتھ ایک دوسرا حاجی کھڑا تھا وہ احرام باندھ رہا تھا۔ "لبیک لبیک" کہہ رہا تھا اس حاجی نے اس دوسرے سے پوچھا کہ اے خدا کے بندے جب تم "لبیک لبیک" کہتے ہو تو کیا خداوند تمہارے لبیک کے جواب میں مثبت جواب دیتا ہے تو اس نے جواب دیا کہ میں ایک یا دو بار نہیں بلکہ ایک کم ستر مرتبہ حج کرنے کیلئے آیا ہوں لیکن ہر مرتبہ جب میں "لبیک لبیک" کہتا ہوں تو مجھے نفی میں جواب ملتا ہے۔ تو وہ حاجی کہنے لگا بس کرو پھر تم کیوں آتے ہو اب یہاں

مت آؤ اس شخص کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور کہنے لگا کہ میں کہاں جاؤں کیا خدا کے علاوہ کوئی دوسرا خدا بھی ہے کہ جس کے ہاں جاؤں۔ اس کے بعد اس بندہ خدا نے کہا "لبیک لبیک" تو اسے مثبت جواب ملا "اے میرے بندے، اے میرے مہمان!" ہم بھی اسی طرح ہر شبِ جمعہ خدا کے گھر میں یا امام بارگاہ میں جمع ہوتے ہیں اور دعائیں کرتے ہیں اپنے گناہوں پر روتے ہیں اگر ہم سے کوئی پوچھ لے کہ اے خدا کے بندو! تم جو ہر شبِ جمعہ خدا کے گھر میں آکر روتے ہو دعائے مغفرت پڑھتے ہو کیا خدا نے تمہارے گناہ معاف کر دیئے ہیں یا نہیں؟ اگر ہم کہیں کہ ابھی تک ہمیں یہ علم نہیں ہے کہ خدا نے ہمارے گناہ معاف کر دیئے ہیں یا نہیں، ہو سکتا ہے کہ وہ شخص ہمیں کہے کہ پھر ہر شبِ جمعہ کیوں آتے ہو اور دعائے کمیل کیوں پڑھتے ہو تو ہم بھی اسی آدمی کی طرح کہیں گے کہ اگر خدا کے علاوہ کوئی اور در ہوتا تو ہم وہاں جاتے مگر خدا کے علاوہ تو کوئی اور نہیں ہے۔

اے خدا! ہم ہر شبِ جمعہ اپنی مساجد، امام باڑوں اور اپنے مدارس میں جمع ہو کر وہ دعا جو مولا علیؑ نے کمیل کو تعلیم دی تھی اس میں تیرے ساتھ وعدہ کرتے ہیں کہ ہم دوبارہ گناہ نہیں کریں گے مگر پھر خلاف ورزی کرتے ہیں ہم اس امید پر تیری بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں کہ خدایا ہمارے گناہ بخش دے۔ میرے عزیز جوانو! شبِ جمعہ ہے کوئی کربلا میں بیٹھ کر دعائے کمیل پڑھتا ہوگا۔ کوئی نجف اشرف میں مولاؑ کی ضریح کے ساتھ "یارب یارب" کہتا ہوگا۔ کوئی جنت البقیع کے تاریک قبرستان کے پاس بیٹھ کر "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ" کہتا ہوگا کوئی قم المقدس میں حضرت بی بی فاطمہ معصومہؑ کی ضریح کے پاس، کوئی کربلائے ایران (لبنان) کے مورچوں میں بیٹھ کے "یارب یارب" کہتا ہوگا۔ خدایا ہماری بھی یہی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ

بِرَحْمَتِكَ الَّتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ

وَبِقُوَّتِكَ الَّتِيْ قَهَرْتَ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ

وَخَضَعَ لَهَا كُلُّ شَيْءٍ

وَذَلَّ لَهَا كُلُّ شَيْءٍ

وَبِجَبَرُوْتِكَ الَّتِيْ غَلَبْتَ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ

وَبِعِزَّتِكَ الَّتِيْ لَا يَقُوْمُ لَهَا شَيْءٌ

وَبِعَظَمَتِكَ الَّتِيْ مَلَاَتْ كُلَّ شَيْءٍ

وَبِسُلْطَانِكَ الَّتِيْ عَلَا كُلَّ شَيْءٍ

وَبِوَجْهِكَ الْبَاقِيْ بَعْدَ فَنَاءِ كُلِّ شَيْءٍ

خواہش تھی کہ ہم بھی گنبد امام حسینؑ کے نیچے ضریح کے پاس مولا حسینؑ کے سامنے بیٹھ کے "یارب یارب" کہتے یا جنت البقیع میں ہوتے۔ اگرچہ ہم کربلا تک تو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے اللہ! میں تجھ سے التجا کرتا ہوں

تجھے تیری اس رحمت کا واسطہ جو ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے

تیری اس قوت کا واسطہ جس سے تجھے ہر چیز پر قاہری حاصل ہے

جس کے سامنے ہر چیز سر جھکائے ہوئے ہے

اور جس کے آگے ہر چیز حقیر و محکوم ہے

تیری اس حاکمانہ عظمت کا واسطہ جس سے تو ہر شے پر غالب ہے

تیری اس عزت کا واسطہ جس کے مقابل کوئی چیز ٹھہر نہیں سکتی

تیری اس عظمت کا واسطہ جس کے جلووں سے ہر چیز بھری ہے

تیری اس سلطنت کا واسطہ جسے ہر چیز پر بالادستی حاصل ہے

تیرے اس جلوۂ ذات کا واسطہ جو ہر شے کی فنا کے بعد بھی باقی رہے گا

نہ پہنچ سکے لیکن ہم تیرے اس گھر، مدرسہ نام صادق" میں جمع ہو کر یک آواز کہتے ہیں "الٰہی العفو الٰہی العفو الٰہی العفو"

وَبِاَسْمَآئِكَ الَّتِیْ مَلَئَتْ اَرْكَانَ كُلِّ شَیْءٍ
وَبِعِلْمِكَ الَّتِیْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ
وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِیْ اَضَاءَلَهٗ كُلُّ شَیْءٍ
یَا نُوْرُ یَا قُدُّوْسُ
یَآ اَوَّلَ الْاَوَّلِیْنَ
وَیَآ اٰخِرَ الْاٰخِرِیْنَ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تَهْتِكُ الْعِصَمَ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُنْزِلُ النِّقَمَ

ﷺ اے عزیزان! قبر کی تاریکی کو یاد کرو۔ اس وقت کو یاد کرو جب سارے عزیز قبر میں چھوڑ کر واپس چلے جائیں گے۔ اس وقت تاریکی میں نہ کوئی آپ کا دوست ہوگا نہ عزیز، کوئی بھی نہ ہوگا۔ اس وقت تاریکی میں آپ کو نور کی ضرورت ہوگی۔ روشنی کی ضرورت ہوگی۔ نورانیت کی ضروت ہوگی۔ لہٰذا ابھی اس وقت مل کر بلند آواز کے ساتھ کہو "یا نورُ یا قدوس، یا نورُ یا قدوس، یا نورُ یا قدوس"۔

بار الٰہا! اس وقت شب جمعہ ہے۔ آپ کے نیک بندے حرم امام حسینؑ میں جمع ہو کر دعائے کمیل پڑھتے ہونگے یا نجف اشرف میں مولا کی ضریح کے ارد گرد بیٹھ کر "یانورُ یاقدوس" کی آواز بلند کرتے ہونگے یا الٰہی

تیرے اُن اَسمائے حُسنیٰ کا واسطہ جو ہر شے کے جزو جزو میں کارفرما ہیں

تیرے اُس علم کا واسطہ جو ہر چیز پر محیط ہے

تیرے جلوۂ ذات کے اُس نور کا واسطہ جس سے ہر چیز روشن ہے

اے نورِ حقیقی! اے پاک و پاکیزہ!

اے سب پہلوں سے پہلے

اے سب آخروں سے آخر

اے اللہ! میرے وہ سب گناہ معاف کر دے جو برائیوں سے محفوظ رکھنے والی پناہ گاہوں کو مسمار کر دیتے ہیں

اے اللہ! میرے وہ سب گناہ معاف کر دے جو عذاب نازل ہونے کی وجہ بنتے ہیں

معصومہؑ کے حرم میں یا امام رضاؑ کے روضہ پر حاضر ہو کر آپ کو "یانورُ یا قدوس" کی آواز میں پکار رہے ہونگے۔ یا ایران (لبنان) کی سرزمین پر مورچوں میں جہاں اوپر سے گولے برس رہے ہونگے "یانورُ یا قدوس" کہتے ہونگے۔ پالنے والے اگر ہم کربلا نہ جاسکے، نجف اشرف نہ جاسکے، جنت البقیع نہ جاسکے ہمیں یہ توفیق نہیں ملی کہ ہم آپ کو امام رضاؑ کے حرم میں "یا نورُ یا قدوس" کہہ کر پکاریں۔ خدایا! قم مقدس کی زیارت ہمیں نصیب نہیں ہوئی جہاں پر ہم "یا نورُ یا قدوس" کہہ کر آپ کو پکارتے ہم امام صادقؑ کے مدرسہ میں جمع ہو کر بیک زبان کہہ رہے ہیں۔ "یا نورُ یا قدوس، یا نورُ یا قدوس، یا نورُ یا قدوس"۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِيْ تُغَيِّرُ النِّعَمَ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِيْ تَحْبِسُ الدُّعَاءَ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِيْ تَقْطَعُ الرَّجَاءَ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِيْ تُنْزِلُ الْبَلَاءَ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ كُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ

(شہیدؒ حرم خدا میں فرماتے ہیں)

سہ شب جمعہ ہے اور خدا کا حرم ہے، توبہ کرنے کی شب ہے، گناہوں کی بخشش کی شب ہے۔ گناہگار ہیں، روسیاہ ہیں، گناہ کئے ہیں، غلطیاں کی ہیں، جنایتیں کی ہیں۔ خدایا بہت گناہ انجام دے چکے ہیں، بہت گناہ کئے ہیں، مختلف طریقوں سے گناہ کر چکے ہیں، ایک ایک کا نام نہیں لے سکتے۔ آج تیرے در پر آئیں ہیں۔ اے خدا! بندہ تیرا بندہ ہے، گھر تیرا گھر ہے، شہر تیرا شہر ہے، بہت دور سے آئے ہیں۔ رحمت و مغفرت کے طلب گار ہیں۔

اے عزیزان! ملائکہ خدا کی معصوم مخلوق ہیں اور زمین پر یہ دو چیزوں پر بہت رشک کرتے ہیں۔ ایک یہ کہ جب خدا کا کوئی بندہ اپنے گناہوں پر پشیمان ہوا ہو، بیٹھ کر اپنے گناہوں پر رو رہا ہو تو ملائکہ اس پر رشک کرتے ہیں۔ اے کریم پروردگار! تیرے در پر آیا ہوں۔ اے خدا! ہمیں بخش دے وہ گناہ جو ہمارے اور آپ کے درمیان جدائی ڈال دیتے ہیں اور ہمارے گناہوں سے پردہ اٹھاتے ہیں اور ہمارے [illegible] لوگوں کو دکھاتے ہیں۔

اے اللہ! میرے وہ سب گناہ معاف کر دے	جو نعمتوں کو بدل کر انھیں آفت بنا دیتے ہیں
اے اللہ! میرے وہ سب گناہ معاف کر دے	جو دعائیں قبول نہیں ہونے دیتے
اے اللہ! میرے وہ سب گناہ معاف کر دے	جن کی وجہ سے رحمت کی امید ختم ہو جاتی ہے
اے اللہ! میرے وہ سب گناہ معاف کر دے	جو مصیبتیں نازل کراتے ہیں
اے اللہ! میرے ان سارے گناہوں سے درگزر کر	جو میں نے جان بوجھ کر کیے

اے خدا بخش دے ہمیں وہ گناہ جو تیری بلائیں اور مصیبتیں نازل کراتے ہیں۔ اے خدا بخش دے ہمیں وہ گناہ جو تیری نعمتوں کو روکتے ہیں اور خدایا! بخش دے ہمارے وہ گناہ جو ہماری دعاؤں کے درمیان حائل ہو جاتے ہیں اور جب بھی ہم دعا کرتے ہیں وہ گناہ ہماری آواز آپ تک نہیں پہنچنے دیتے۔ اے خدا! میرے وہ گناہ بخش دے جو میں نے کیے اور ہر وہ خطا جو مجھ سے صادر ہوئی ہے مجھے بخش دے، مجھے معاف کر دے۔

حاجیو! واقعاً اگر یہاں ہماری دعائیں قبول نہ ہوئیں اور اگر رحمت خدا یہاں پر ہمارے شامل حال نہ ہو پھر وطن میں ہمارا بہت برا حال ہے وہاں پر کوئی خاص امید نہیں ہے بہت رو رو کر فریاد کرو شرم نہ کرو۔ خدا کے سامنے اپنے کیے ہوئے گناہوں کا اعتراف کرو۔ خدایا ہم مجرم ہیں، گناہگار ہیں۔ اے خدا تیرے در پر آئے ہیں اگر یہاں بھی آپ نے رد کر دیا تو پھر کہاں

جائیں گے۔

وَكُلَّ خَطِيْئَةٍ اَخْطَاْتُهَا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِذِكْرِكَ

وَاَسْتَشْفِعُ بِكَ اِلٰى نَفْسِكَ

وَاَسْئَلُكَ بِجُوْدِكَ

اَنْ تُدْنِيَنِیْ مِنْ قُرْبِكَ

وَاَنْ تُوْزِعَنِیْ شُكْرَكَ

وَاَنْ تُلْهِمَنِیْ ذِكْرَكَ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ

سُؤَالَ

خَاضِعٍ مُّتَذَلِّلٍ

خَاشِعٍ مُّتَضَرِّعٍ

اَنْ تُسَامِحَنِیْ

وَتَرْحَمَنِیْ

اے خدا تیرے گھر پر آیا ہوں اور منت کرتا ہوں، خضوع کے ساتھ سوال کرتا ہوں، پریشان و سرگرداں ہوں۔ آنکھیں جھکی ہوئی ہیں، ذلیل

اور ان ساری خطاؤں سے درگزر کر جو میں نے بھولے سے کیں

اے اللہ! میں

تجھے یاد کرکے تیرے قریب آنا چاہتا ہوں

اور اس ذریعے سے میں تیرے حضور میں شفاعت کا امیدوار ہوں

اور تیرے جود و کرم کا واسطہ دے کر تجھی سے التجا کرتا ہوں

کہ مجھے اپنا قُرب عطا کر

مجھے ادائے شکر کی توفیق دے

اور اپنی یاد میرے دِل میں راسخ کر دے

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں

اس شخص کی مانند

جو تیرے حضور گڑگڑانے والا عاجزی کرنے والا

خضوع و خشوع کرنیوالا اور گریہ زاری کرنیوالا ہو

کہ تُو میری بھول چوک معاف کر

مجھ پر رحم فرما

ہوں، خاشع و متغیر ہوں۔ اے خدا میرے ساتھ چشم پوشی فرما اور میرے اوپر رحم کر۔ تو مجھے میری قسمت پر راضی و قانع قرار دے اور مجھے ہر حال میں متواضع قرار دے اور میری فکر و ذہن سے تکبر کو دور فرما۔

وَتَجْعَلَنِي

بِقِسْمِكَ رَاضِيًا قَانِعًا

وَفِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ مُتَوَاضِعًا

اَللّٰهُمَّ وَاَسْأَلُكَ

سُؤَالَ

مَنِ اشْتَدَّتْ فَاقَتُهُ

وَاَنْزَلَ بِكَ عِنْدَ الشَّدَآئِدِ حَاجَتَهُ

وَعَظُمَ فِيمَا عِنْدَكَ رَغْبَتُهُ

اَللّٰهُمَّ عَظُمَ سُلْطَانُكَ

وَعَلَا مَكَانُكَ

وَخَفِيَ مَكْرُكَ

وَظَهَرَ اَمْرُكَ

وَغَلَبَ قَهْرُكَ

وَجَرَتْ قُدْرَتُكَ

اور جو حصہ تُو نے میرے لیے مقرر فرمایا ہے

مجھے اس پر راضی، قانع،

اور مجھے ہر حال میں مطمئن رکھ

اے اللہ! مَیں تیرے حضور سوال کرتا ہوں

اس شخص کی مانند

جس پر شدّت ہو فاقوں کی،

جو مصائب و شدائد سے تنگ تیرے حضور حاجات پیش کرتا ہو

جو تیرے لطف و کرم کا زیادہ سے زیادہ خواہش مند ہو

اے اللہ! تیری سلطنت عظیم،

تیرا رتبہ بہت ارفع و اعلیٰ،

تیری تدبیر مخفی،

تیرا حکم صاف ظاہر،

تیرا قہر غالب،

تیری قدرت جاری و ساری

وَلَا يُمْكِنُ الْفِرَارُ مِنْ حُكُوْمَتِكَ ؎
اَللّٰهُمَّ لَآ اَجِدُ لِذُنُوْبِيْ غَافِرًا
وَلَا لِقَبَآئِحِيْ سَاتِرًا
وَلَا لِشَيْءٍ مِّنْ عَمَلِيَ الْقَبِيْحِ بِالْحَسَنِ مُبَدِّلًا
غَيْرَكَ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ
وَبِحَمْدِكَ

؎ خدایا اپنے لئے جائز نہیں سمجھتا کہ تیری زمین پر زندگی گزاروں، اتنے گناہ کئے ہیں کہ دل چاہتا ہے کہ کہیں بھاگ جاؤں۔ لیکن بھاگ کر کہاں جاؤں؟ تیری حکومت سے بھاگنا میرے لئے ممکن نہیں اس لئے کہ جہاں بھی جاؤں وہاں تیری ہی حکومت ہے۔ اے عزیزان! اگر کوئی شخص کسی دوسرے کی مخالفت کرتا ہے تو دوسرے شہر میں بھاگ کر چلا جاتا ہے اور اگر بادشاہ کی مخالفت کرتا ہے تو سزا سے بچنے کیلئے پہاڑوں کی طرف بھاگ جاتا ہے۔ یا مثلاً پاکستان میں ہے تو باہر چلا جاتا ہے۔ ہم نے کس کی مخالفت کی ہے؟ کس کی نافرمانی اور معصیت کی ہے؟ مالک الملوک کی۔ اگر ہم بھاگیں تو کہاں جائیں۔ ہم اسکی قدرت سے اس کی عدالت اور سلطنت سے باہر نہیں جا سکتے۔ خدایا جب ہم بھاگ نہیں سکتے تو آپ کے در پر آ گئے ہیں۔

اور تیری حکومت سے فرار ناممکن ہے

اے اللہ! میرے گناہ بخشنے والا

میرے عیب کی پردہ پوشی کرنے والا

اور میرے کسی بُرے عمل کو اچھے عمل سے بدلنے والا

تیرے سوا کوئی نہیں

تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں، میں تیری پاکی کا ماننے والا

اور میں تیری حمد و ثنا کرتا ہوں

پروردگارا! اگر میں آپکی حکومت سے بھاگنا چاہوں تو میرے لئے ممکن نہیں ہے۔ اے گناہگارو! جب کوئی کسی کے ساتھ برا سلوک کرتا ہے تو وہاں سے بھاگ کر دوسری جگہ چلا جاتا ہے۔ اے گناہگارو! میں نے اور آپ نے خدا کے ساتھ برا سلوک کیا ہے اور خدا کی نافرمانی اور گناہ کئے ہیں اب اگر میں اور آپ خدا کی حکومت سے بھاگنا چاہیں تو جہاں کہیں بھی جائیں خدا کی حکومت ہے اور خدا کی حکومت سے میرے اور آپ کیلئے بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں ہے پس آؤ اللہ تعالی کے ہاں جائیں اور اس کی منت سماجت کریں۔

خدایا، خدایا! ہمیں جوانی نے دھوکہ دیا ہے ہمیں شیطان نے ورغلایا ہے ہمیں نفس نے دھوکہ دیا ہے اور تیری نافرمانی اور گناہ کروائے ہیں اب ہم پشیمان ہو کر تیرے در پر آئے ہیں پروردگارا! جب تک آپ ہمارے گناہ معاف نہیں کریں گے ہم کہیں نہیں جائیں گے۔

ظَلَمْتُ نَفْسِيْ
وَتَجَرَّأْتُ بِجَهْلِيْ
وَسَكَنْتُ اِلٰى قَدِيْمِ ذِكْرِكَ لِيْ
وَمَنِّكَ عَلَيَّ

اَللّٰهُمَّ مَوْلَايَ

كَمْ مِّنْ قَبِيْحٍ سَتَرْتَهٗ
وَكَمْ مِّنْ فَادِحٍ مِّنَ الْبَلَآءِ اَقَلْتَهٗ
وَكَمْ مِّنْ عِثَارٍ وَّقَيْتَهٗ
وَكَمْ مِّنْ مَّكْرُوْهٍ دَفَعْتَهٗ
وَكَمْ مِّنْ ثَنَآءٍ جَمِيْلٍ لَّسْتُ اَهْلًا لَّهٗ نَشَرْتَهٗ

پالنے والے! کوئی ایسی چیز جو میرے گناہوں کو بخش دے، کوئی ایسی چیز جو میرے عیبوں کو چھپادے میرے پاس نہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ کے علاوہ ہمارا کوئی نہیں ہے۔ کوئی ایسی چیز جو میرے برے اعمال کو نیک اعمال سے بدل دے میرے پاس نہیں ہے، سوائے آپ کے ایسا کوئی نہیں کر سکتا یعنی میرے گناہوں کو اگر بخش دیں تو آپ بخش سکتے ہیں، میرے عیبوں پر پردہ ڈال سکتے ہیں تو آپ ڈال سکتے ہیں۔ اگر کوئی میری بدیوں کو میری نیکیوں میں بدل سکتا ہے تو وہ آپ ہیں۔ اے کریم پروردگار! آپ اپنے

میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا

اور اپنی نادانی کے باعث بڑی جرأت کی

اور یہ سوچ کر مطمئن ہو گیا کہ مجھ پر تیری نگاہِ کرم بہت پہلے تھی

اور مجھ پر تیرے احسانات قدیم ہیں

اے اللہ! اے میرے مالک!

تو نے میری کتنی ہی برائیوں کی پردہ پوشی کی

تو نے مجھ پر سے کتنی ہی سخت بلاؤں کو ٹال دیا

تو نے مجھے کتنی ہی لغزشوں کی رسوائی سے بچا لیا

تو نے مجھ سے بے شمار ناگوار آفات کو دُور کیا

اور کتنی ہی ایسی خوبیاں جن کا میں اہل بھی نہ تھا لوگوں میں مشہور کر دیں۔

بندوں پر کتنے کریم ہیں۔ اے کریم مولا! میرے اندر کتنے عیب ہیں وہ تمام عیب آپ نے لوگوں کی آنکھوں سے چھپائے ہیں۔ مجھ میں کوئی خاص بات نہیں ہے اگر تھوڑا کچھ ہے تو آپ نے اسے لوگوں میں مشہور کیا ہے۔

پروردگارا! جس طرح آپ نے اس دنیا میں ہمارے عیبوں کو چھپایا ہے قیامت والے دن بھی انہیں چھپانا اور انہیں ظاہر کر کے ہمیں رسوا نہ کرنا۔ خدایا ہم نے اپنے نفس پر ظلم کیا لیکن نہیں سمجھے۔ نفس نے ہمیں دھوکا دیا ہے۔ ”یا ستار العیوب“ اے عیبوں کے چھپانے والے اگر ہم چاہیں کہ خدا

اَللّٰھُمَّ عَظُمَ بَلَآئِیْ
وَاَفْرَطَ بِیْ سُوْٓءُ حَالِیْ
وَقَصُرَتْ بِیْ اَعْمَالِیْ
وَقَعَدَتْ بِیْ اَغْلَالِیْ
وَحَبَسَنِیْ عَنْ نَّفْعِیْ بُعْدُ اَمَلِیْ
وَخَدَعَتْنِیَ الدُّنْیَا بِغُرُوْرِهَا
وَنَفْسِیْ بِجِنَایَتِهَا

یَاسَیِّدِیْ فَاَسْئَلُکَ بِعِزَّتِکَ

کی اس صفت کو خوب یاد کرلیں تو ذرا غور کریں، ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈال کر تو جھانکیں کہ کتنے گناہگار ہیں ہم میں کتنی بری صفات ہیں۔ ہم نے کتنے ایسے گناہ کیے ہیں جو سوائے اس کے کسی کو پتہ نہیں ہیں۔ اب خدا نے ہمارے عیبوں کو چھپایا ہے اس کو پتہ ہے لیکن اس نے عیبوں پر پردہ ڈالا ہوا ہے۔ پھر دیکھیں کہ وہ کتنا کریم ہے کہ ہم صبح سے لے کر شام تک گناہ کرتے ہیں اور ہمارے گناہوں کو چھپاتا ہے ہم ایک چھوٹی سی نیکی کریں حقیقت میں اس کے لائق بھی نہیں ہیں تو اس چھوٹی سی نیکی کو وہ لوگوں میں سورج کی کرنوں کی طرح نشر کردیتا ہے۔

اے اللہ! میری آزمائش بہت عظیم ہے

میری بدحالی حد سے بڑھ گئی ہے

میرے اعمال نے مجھے عاجز کر دیا ہے

اپنے گناہوں کی وجہ سے میرے ہاتھ گردن سے بندھ گئے ہیں

میری امیدوں کی درازی نے مجھے نفع سے محروم کر رکھا ہے

دنیا نے اپنی جھوٹی چمک دمک سے مجھے دھوکہ دیا ہے

اور میرے نفس نے اپنے گناہوں اور ٹال مٹول کے

باعث فریب دیا ہے

اے میرے آقا! تجھے تیری عزت کا واسطہ، تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ

پروردگارا! تیرے ساتھ ہم نے زیادتی کی ہے اور اپنے اوپر ظلم کیا ہے۔ پروردگارا! ہم نے بہت گناہ کیے ہیں اگر میرے گناہوں سے میرے گھر والے باخبر ہو جائیں تو وہ مجھے گھر سے نکال دیں اور اگر دیہات والے میرے گناہوں سے باخبر ہو جائیں تو وہ دیہات سے نکال دیں گے اور کہیں گے کہ تیری وجہ سے ہم پر اللہ کا عذاب نازل ہوگا۔ پروردگارا! تو نے میرے گناہوں پر کسی اور کو باخبر نہیں ہونے دیا۔ پروردگارا! تو کریم ہے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے لیکن آپ ہمیں معاف کرتے ہیں اور شرمندہ نہیں کرتے بلکہ اگر مجھ میں کوئی خوبی تلاش کر لیتے ہیں تو اسی خوبی کو لوگوں میں مشہور کر دیتے ہیں۔

اَنْ لَّا يَحْجُبَ عَنْكَ دُعَآئِيْ سُوْٓءُ عَمَلِيْ وَفِعَالِيْ

وَلَا تَفْضَحْنِيْ بِخَفِيِّ مَا اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنْ سِرِّيْ

وَلَا تُعَاجِلْنِيْ بِالْعُقُوْبَةِ عَلٰى مَا عَمِلْتُهٗ فِيْ خَلَوَاتِيْ

مِنْ سُوْٓءِ فِعْلِيْ وَاِسَآئَتِيْ

وَدَوَامِ تَفْرِيْطِيْ وَجَهَالَتِيْ

وَكَثْرَةِ شَهَوَاتِيْ وَغَفْلَتِيْ

وَكُنِ اللّٰهُمَّ بِعِزَّتِكَ لِيْ

فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ رَءُوْفًا

وَعَلَيَّ

فِيْ جَمِيْعِ الْاُمُوْرِ عَطُوْفًا

اِلٰهِيْ وَرَبِّيْ مَنْ لِّيْ غَيْرُكَ

اَسْئَلُهٗ

كَشْفَ ضُرِّيْ

وَالنَّظَرَ فِيْ اَمْرِيْ

ترجمہ: پروردگارا! میری بے کسی پر رحم فرما بے کس ہوں۔ بے یار و مددگار ہوں۔ غریب ہوں اس دنیا میں مسافر ہوں۔ سوائے آپ کے ہمارا

میری بداعمالیاں اور غلط کاریاں میری دُعا کے قبول ہونے میں رکاوٹ نہ بنیں

میرے جن بھیدوں سے تو واقف ہے تو ان کی وجہ سے مجھے رسوا نہ کرنا

اور خلوتوں میں انجام دیئے گئے ان اعمال پر سزا دینے میں جلدی نہ کرنا جو

میرے بُرے افعال، گستاخی

میری دائمی کوتاہی، جہالت

میری کثرتِ خواہشِ نفس اور غفلت ہیں

اے اللہ اپنی عزت کے طفیل مجھ پر

ہر حال میں مہربان رہ

اور میرے

تمام معاملات میں اپنا لُطف و کرم فرما

اے میرے معبود و رب ! تیرے سوا میرا کون ہے

جس سے سوال کروں

اپنی مصیبت کو دفع کرنے کا

اور اپنے کاموں میں نظرِ کرم کرنے کا

کوئی آسرا نہیں ہے۔ عجیب جملہ ہے "اے خدا آپ کے سوا میرا کون ہے جو میری مصیبتوں کو دور کرے" اور میرے امور میں نظر کرے۔ واقعاً اس

وقت ہمارا کوئی ہے، آج آپ سوچیں کہ اسلام پر ہر طرف سے یلغار ہو رہی ہے اور سارے دشمن، اسلام کے خلاف سازشوں میں مشغول ہیں اور مسلمان بھی آپس میں اختلاف و انتشار کا شکار ہیں میر اور آپ کا اس وقت کون ہے جو ہمارا ہاتھ بٹائے۔ جس طرح کربلا میں امام حسینؑ کو دشمنوں نے چاروں طرف سے گھیرا ہوا تھا اور مولاؑ استغاثہ فرما رہے تھے۔ "هَلْ مِنْ مُغِيْثٍ يُغِيْثُنِي" آیا کوئی ہے جو میری مدد کرے۔ لوگ آپ کے استغاثے کا جواب تیروں سے دیتے تھے اور کوئی مدد نہیں کر رہا تھا۔ آج بھی اسی طرح ہم اور آپ مظلوم ہیں۔ آئیں خدا کے گھر میں جا کر خدا سے دعائیں مانگیں۔ اے خدا آپ کے علاوہ ہمارا کون ہے ؟ یہ صرف ہم اور آپ نہیں بلکہ اگر آپ کربلا کی طرف توجہ کریں، روز عاشورہ حسینؑ ابنِ علی کربلا میں یہی فرماتے ہیں " لَا مَعْبُوْدَ سِوَاكَ" اے خدا تیرے علاوہ میرا کوئی معبود نہیں ہے۔ "رِضًا بِقَضَائِكَ وَ تَسْلِيْمًا لِاَمْرِكَ" اے خدا میں تیری رضا پہ راضی ہوں، اے خدا میں تیرے امر کے سامنے تسلیم ہوں یعنی اے خدا اگر آج مجھے یہاں پر علی اکبر جیسا جوان قربان کرنا پڑا تو میں نے آج اس قربانی کو بھی پیش کیا۔ اے حسینؑ اے حسینؑ اس وقت جب آپ استغاثہ کرتے تھے "هَلْ مِنْ نَاصِرٍ يَنْصُرُنَا، هَلْ مِنْ مُغِيْثٍ يُغِيْثُنِي" آیا کوئی ہے جو ہماری مدد کرے۔ کاش یہ عزادار کربلا میں ہوتے۔

اے میرے سردار میرا تیرے سوا کون ہے کہ جس سے میں سوال کروں جو میرے اوپر ظلم کو ہٹا دے اور آپ لوگ ان جملوں کو دیکھیں اس

وقت واقعا کوئی ہے ہمارا؟ آپ اس وقت پاکستان میں شیعوں کے مسائل پر غور کریں ہم اندرونی طور پر انتشار کا شکار ہیں اور بیرونی طور پر ہم پر ظلم ہو رہا ہے۔ ہمارے مقدسات کی توہین کی جارہی ہے، ہمارے چھوٹے بچوں کا خون بہایا جارہا ہے، ہماری مستورات کی بے حرمتی کی جارہی ہے۔ آیا کوئی ہے جس کے پاس ہم یہ شکایت لے کر چلے جائیں۔ اس سے بالاتر دیکھیں آپ بین الاقوامی صورتحال کو دیکھیں آج کفر اور اس کے ایجنٹ سب مل کر اسلام کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ اس وقت کوئی ہے جس کو ہم اپنا درد سنائیں۔ خدایا یقیناً ہمارے رہبر و قائد ہمارے دلوں کی آس، ہماری امید، رہبر عظیم الشان خمینی عظیم، خمینی کفر شکن وہ بھی آج شب جمعہ آپ کے سامنے یہی عرض کرتے ہوں گے۔ "اِلٰهِیْ وَرَبِّیْ مَنْ لِیْ غَیْرُكَ" پالنے والے اس وقت روس، امریکہ اور اس کے ساتھ جتنے اس کے حواری ہیں وہ سب مل کر ایران کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں ساری قوتیں استعمال کر رہے ہیں اب خمینی اور خمینی کے جوانوں کا تیرے سوا کون ہے لہٰذا آج ہم ان حملوں کا اثر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ خدا کس طرح ان کی مدد کر رہا ہے؟

اے خدا اے میرے سردار! آپ کے سوا کون ہے جس سے میں سوال کروں کہ میری مشکل حل کرے۔ مومنین تھوڑا سا غور کریں اور سوچیں کہ ہماری مشکلات کتنی ہیں اپنی مشکلات کو دیکھیں کہ ہم کہاں جائیں۔ اے خدا! آپ کے سوا ہمارا کوئی نہیں ہے ہم یہاں فریاد کر رہے ہیں۔ آج لوگ ضریح امام حسینؑ میں بیٹھ کر آپ سے کہتے ہوں گے کہ اے

خدا! آپ کے سوا ہمارا کون ہے؟ آج امام خمینی نائب بر حق امام زمانہ ہمارا ان میں بیٹھ کر اللہ کے ساتھ راز و نیاز اور مناجات میں مصروف ہوں گے کہ خدایا تیرے سوا ہمارا کون ہے؟ ہم اور ہمارے یہ بھائی یہاں آرام کے ساتھ بیٹھے ہیں بلب کی روشنی میں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہے لیکن ہمارے بعض بھائی کربلائے ایران (لبنان) کے اندھیرے مورچوں میں بیٹھے ہوں گے اور اوپر سے گولے برس رہے ہوں گے اور وہ کہتے ہوں گے کہ اے خدا یہاں آپ کے سوا ہمارا کون ہے؟

پروردگارا! آپ کے سوا میرا کون ہے جس کی میں منت سماجت کروں کہ میری مشکل کو حل کرے اور میری طرف نظر کرم کرے۔ اے گناہگار! شب جمعہ ہے صرف آپ نہیں بلکہ بہت سارے لوگ ہوں گے جو آج کی شب خداوندِ قدوس کے ساتھ راز و نیاز اور مناجات میں مصروف ہوں گے۔ کوئی کربلا میں حضرتِ امام حسینؑ کی ضریح کے ساتھ بیٹھ کے دعائے کمیل پڑھ رہا ہوگا۔ کوئی امیر المومنینؑ کے حرم میں اس دعا میں مشغول ہوگا۔ "یارب یارب" کی آوازیں بلند کرتا ہوگا۔ کوئی سلطانِ خراسان کے پاس، کوئی مورچوں میں بیٹھ کر جہاں اس کے اوپر سے گولے برس رہے ہوں گے اور وہ خدا کے حضور ہاتھ بلند کر کے "یارب یارب" کی آوازیں بلند کر رہا ہوگا۔ اور یہ کہتا ہوگا کہ خدایا ہمارا آپ کے سوا کوئی نہیں۔ آپ کے سوا کوئی اور آسرا نہیں ہے۔ اے گناہگار! صرف آپ یہ نہیں کہہ رہے کہ خدایا تیرے علاوہ میرا کوئی نہیں ہے بلکہ خدا کی قسم کربلا میں مولا

حسینؑ نے اسی طرح اس وقت یہ آواز بلند کی جب آپ ذوالجناح سے نیچے اترے اس وقت آپ نے یہی الفاظ دہرائے۔ ”پروردگارا! تیری قضاو قدر پر راضی ہوں اور اس کے سامنے تسلیم خم ہوں تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں“ مولا حسینؑ یہ کلمات ادا کر رہے تھے اور استغاثہ بلند کر رہے تھے فرماتے تھے کہ کوئی ہے جو میری مدد کرے۔ مقاتل کی کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرتِ امام حسینؑ کے بھتیجے، امام حسنؑ کے فرزند جن کا نام عبداللہ تھا چچا کی فریاد سنتے ہی اور چچا کی مظلومیت کو دیکھتے ہیں تو یہ چھوٹا سا ہاشمی بچہ ماں سے بھاگ کر خیموں سے باہر نکل آیا اور چاہتا تھا کہ مقتل والی جگہ پر جائے۔ جب امام حسینؑ کی نظر اس چھوٹے سے ہاشمی بچے پر پڑی تو آپؑ نے خیموں کی طرف منہ کر کے بلند آواز میں کہا بہن زینبؑ! اس بچے کو واپس بلالیں، ظالموں کے دل میں رحم نہیں ہے لیکن وہ چھوٹا سا جانباز چچا کے پاس پہنچ جاتا ہے۔ جب یہ معصوم بچہ چچا کے پاس پہنچتا ہے تو اس وقت ایک ظالم آیا اور چاہا کہ امام پر ظلم کرے تو اس نے تلوار اٹھائی تو معصوم ہاشمی بچے نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر چچا کے سر پر رکھ دیئے اور ظالم سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ اے حرام زادے! تم میرے چچا حسینؑ کو شہید کرتے ہو۔ اس ظالم کے دل میں رحم نہیں تھا اس نے وار کر کے چھوٹے سے اس ہاشمی بچے کے ہاتھ قلم کر دیئے بچہ چچا کی گود میں گر گیا اور کہنے لگا چچا جان مجھے اماں کے پاس لے چلیں۔ اسی وقت ایک ظالم نے خنجر کا وار کر کے عبداللہ کو چچا کے دامن میں شہید کر دیا۔

اِلٰهِی وَمَوْلَایَ

اَجْرَيْتَ عَلَيَّ حُكْمًا اِتَّبَعْتُ فِيْهِ هَوٰى نَفْسِيْ

وَلَمْ اَحْتَرِسْ فِيْهِ مِنْ تَزْيِيْنِ عَدُوِّيْ

فَغَرَّنِيْ بِمَآ اَهْوٰى

وَاَسْعَدَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ الْقَضَآءُ

فَتَجَاوَزْتُ بِمَا جَرٰى عَلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ بَعْضَ حُدُوْدِكَ

وَخَالَفْتُ بَعْضَ اَوَامِرِكَ

فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَيَّ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ

وَلَا حُجَّةَ لِيْ

فِيْمَا جَرٰى عَلَيَّ فِيْهِ قَضَآؤُكَ

وَاَلْزَمَنِيْ حُكْمُكَ وَبَلَآؤُكَ

وَقَدْ اَتَيْتُكَ يَا اِلٰهِيْ

بَعْدَ تَقْصِيْرِيْ

وَاِسْرَافِيْ عَلٰى نَفْسِيْ مُعْتَذِرًا

نَادِمًا

اے میرے معبود و مولا!

تو نے میرے لیے جو حکم صادر فرمایا اس پر عمل کرنے میں ہوائے نفس کے تابع رہا

اور میرے دشمن نے مجھے جو سنہری خواب دکھائے میں ان سے اپنا بچاؤ نہ کر سکا

بالآخر اس نے مجھے میری خواہشات کا سہارا لے کر دھوکا دیا

اور اس میں میری تقدیر نے بھی اس کی مدد کی

اس طرح میں نے تیری مقرر کردہ بعض حدود سے تجاوز

اور تیرے بعض احکامات کی نافرمانی کی

تمام حالات میں تیری تعریف مجھ پر واجب ہے

میرے لیے تُو نے جو فیصلہ کیا

اور تیرا جو حکم اور آزمائش میرے لیے لازمی ہو گئی

اس پر مجھے کسی احتجاج کا حق حاصل نہیں

اے میرے معبود! تیری بارگاہ میں حاضر ہوں

اپنی کوتاہی

اور اپنے نفس پر ظلم کرنے کے بعد عُذر خواہ

پشیمان

مُنْكَسِرًا

مُسْتَقِيْلًا

مُسْتَغْفِرًا

مُنِيْبًا

مُقِرًّا

مُذْعِنًا

مُعْتَرِفًا

لَآ اَجِدُ مَفَرًّا مِّمَّا كَانَ مِنِّيْ

وَّلَا مَفْزَعًا اَتَوَجَّهُ اِلَيْهِ فِيْٓ اَمْرِيْ

غَيْرَ قَبُوْلِكَ عُذْرِيْ

ہ پالنے والے میں نے ساری عمر گناہوں میں گزار دی اب تیرے در پر آیا ہوں۔ اے خدا جو کچھ میں نے کیا اس پر خوش نہیں ہوں، شرمندہ ہوں، پشیمان ہوں، دل شکستہ ہوں میرا سر جھکا ہوا ہے۔ میری آنکھیں شرمندگی سے جھکی ہوئی ہیں۔ میں توبہ کرتا ہوں، معافی چاہتا ہوں استغفار کرتا ہوں یقین کے ساتھ اعتراف کرتا ہوں اِدھر اُدھر گیا لیکن اب مجھے پتہ چلا کہ تیرے سوا کوئی اور پناہ گاہ نہیں۔

پروردگارا! تیرے در پر آیا ہوں لیکن اس وقت جبکہ میری زندگی

دِل شکستہ

کیئے پر نادم

بخشش کا طلب گار

تیری طرف متوجہ

اقرار کرتا ہوں

مجھے تسلیم ہے

معترف ہوں

کہ جو کچھ مجھ سے سرزد ہو چکا اسکے بعد اب میرے بچ نکلنے کیلئے نہ کوئی راہ فرار ہے

اور نہ کوئی پناہ گاہ پاتا ہوں جس کا اپنی اس پریشانی میں رُخ کر سکوں

سوائے اسکے کہ تو ہی میری عذر خواہی قبول فرمالے

تیری معصیت میں گزر گئی ہے جوانی کو تیری نافرمانی میں صرف کیا ہے۔ خدایا میں نے اپنی قیمتی عمر گناہوں میں گزار دی۔ اب جبکہ موت کا نقیب ایک ایک کر کے سامنے آتا ہے کبھی آنکھوں کے نظارے سے موت کا پیغام ملتا ہے اور جب میں سمجھ گیا ہوں کہ یہ دنیا رہی ہے تو تیرے در پر آیا ہوں میں جہاں کہیں بھی جاؤں، میرے درد کی دوا کوئی نہیں کر سکتا۔ میرا طرف دار کوئی نہیں سوائے اس کے کہ تو میرا عذر قبول کرلے اور میری توبہ کو قبول فرما لے۔

وَادْخَالِكَ اِيَّايَ فِيْ
سَعَةٍ مِّنْ رَّحْمَتِكَ
اَللّٰهُمَّ فَاقْبَلْ عُذْرِيْ
وَارْحَمْ شِدَّةَ ضُرِّيْ
وَفُكَّنِيْ مِنْ شَدِّ وَثَاقِيْ
يَا رَبِّ ارْحَمْ ضَعْفَ بَدَنِيْ ؏
وَرِقَّةَ جِلْدِيْ
وَدِقَّةَ عَظْمِيْ
يَا مَنْ بَدَءَ خَلْقِيْ

؏ خدایا میں کتنا بھی بدکار ہوں لیکن تیرا بندہ ہوں، تیری مخلوق ہوں تو میرا مولا ہے، تو میرا آقا ہے میں تیرے در پر آیا ہوں۔ اے میرے سردار میرے ضعیف بدن پر رحم فرما۔ میرا یہ کمزور بدن کہ جو سورج کی گرمی اور اس دنیا کی عارضی حرارت برداشت نہیں کر سکتا، جو اس دنیا کی آگ کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو وہ جہنم کی آگ اور اس کی حرارت کو کس طرح برداشت کرے؟ خدایا! میرا یہ ضعیف بدن جو بجلی کی گرج اور رعد و برق کو برداشت نہیں کر سکتا تو قیامت کے دن آپ کی ملائکہ کی غضبناک آواز کیسے برداشت کرے گا؟

اور مجھے اپنے وسیع دامن رحمت میں

جگہ دے دے

تو اے میرے معبود ! میری معافی کی درخواست قبول کرلے

میری تکلیف کی سختی پر رحم فرما

اور میرے ہاتھ پاؤں کی اس سخت جکڑ سے مجھے رہائی بخش

اے میرے پروردگار ! رحم فرما میرے جسم کی ناتوانی پر

میری جلد کی فرسودگی پر

اور میری ہڈیوں کی ناطاقتی پر

اے وہ ذات جس نے میری خلقت

اے خدا ایک عمر میں نے گناہ میں گزار دی ہے۔ مگر اب میں پشیماں ہو کر تیرے در پر آگیا ہوں۔ میں معذرت چاہتا ہوں، پشیماں ہوں، منکسر ہوں۔ خدایا! مجھے یقین ہے کہ سوائے آپ کے میرے لئے کوئی اور پناہ کی جگہ نہیں ہے۔

اے خدا! گناہوں کا بخشنے والا اور میری بد اعمالیوں کی پردہ پوشی کرنے والا سوائے تیری ذات کے کوئی نہیں ہے۔ خدایا میں بہت برا انسان ہوں بہت برا بندہ ہوں مجھ میں بہت بڑے بڑے عیب ہیں لیکن تو نے لوگوں سے میرے بہت سے عیب چھپا رکھے ہیں۔

وَذِكْرِيْ

وَتَرْبِيَتِيْ

وَبِرِّيْ

وَتَغْذِيَتِيْ

هَبْنِيْ لِابْتِدَاءِ كَرَمِكَ

وَسَالِفِ بِرِّكَ بِيْ

يَا اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ وَرَبِّيْ

اَتُرَاكَ مُعَذِّبِيْ بِنَارِكَ

بَعْدَ تَوْحِيْدِكَ

وَبَعْدَ مَا انْطَوٰى عَلَيْهِ قَلْبِيْ مِنْ مَّعْرِفَتِكَ

وَلَهِجَ بِهٖ لِسَانِيْ مِنْ ذِكْرِكَ

وَاعْتَقَدَهٗ ضَمِيْرِيْ مِنْ حُبِّكَ

وَبَعْدَ صِدْقِ اعْتِرَافِيْ

وَدُعَآئِيْ خَاضِعًا لِّرُبُوْبِيَّتِكَ

هَيْهَاتَ اَنْتَ اَكْرَمُ مِنْ

اَنْ تُضَيِّعَ مَنْ رَّبَّيْتَهٗ

اور قابلِ ذکر بننے کی ابتدا کی

میری پرورش کا سامان کیا

میرے حق میں بہتری کی

اور میرے لیے غذا کے اسباب فراہم کرنے کی ابتدا کی

پس اب بھی مجھے بخش دے اپنے اس کرم کے واسطے سے جو بے استحقاق مجھ پر فرمایا تھا

اور مجھ پر اپنے قدیم احسان کے واسطے سے

اے میرے معبود! میرے آقا! میرے پروردگار!

کیا تو مجھے اپنی آتشِ جہنم کا عذاب دے گا؟

جبکہ میں تیری توحید کا اقرار کر چکا ہوں

میرا دل تیری معرفت سے سرشار ہو گیا ہے

میری زبان پر تیرا ذکر جاری ہے

میرا ضمیر تیری محبت کا حلقہ بگوش بن چکا ہے

اور تجھے اپنا پروردگار مان کر سچے دل سے اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں

اور تیری ربوبیت کے حضور گڑگڑا کر تجھ سے دعا مانگتا ہوں

نہیں، ایسا ممکن نہیں، کیونکہ تیرا کرم اس سے کہیں بڑھ کر ہے کہ

تُو اس شخص کو بے سہارا چھوڑ دے جسے تو نے خود پالا ہو

اَوْ تُبْعِدَ مَنْ اَدْنَیْتَهٗ

اَوْ تُشَرِّدَ مَنْ اٰوَیْتَهٗ

اَوْتُسَلِّمَ اِلَی الْبَلَاۗءِ مَنْ کَفَیْتَهٗ

وَرَحِمْتَهٗ وَلَیْتَ شِعْرِیْ

یَاسَیِّدِیْ وَاِلٰهِیْ وَمَوْلَایَ

اَتُسَلِّطُ النَّارَ

عَلٰی وُجُوْهٍ خَرَّتْ لِعَظَمَتِكَ سَاجِدَةً

وَعَلٰٓی اَلْسُنٍ نَّطَقَتْ بِتَوْحِیْدِكَ صَادِقَةً

حرم خدا میں شہیدؒ کی مناجات

مثلاً اے خدا کیا تو جہنم میں ان لوگوں پر عذاب نازل کرے گا جو بہت دور دور سے آکر تیرے گھر کا طواف کرتے ہیں اور جنہوں نے تیرے گھر میں لبیک لبیک کے نعرے بلند کئے ہیں اور صفاء اور مروئی کے درمیان تیرے لئے سعی کی ہے اور خدایا جنہیں خود تو نے نزدیک کیا ہے یہ کیسے ممکن ہے کہ پھر تو ان کو اپنے سے دور کردے۔ وہ لوگ جو تیرے پاس آئے ہیں یہ کیسے ممکن ہے کہ انہیں اپنے سے دور بھگادے اور وہ لوگ جن پر خود آپ نے رحم کیا ہو یہ کیسے ممکن ہے کہ پھر تو انہیں بلاؤں کے سپرد کردے۔ یا جہنم کی آگ کے حوالے کردے۔

یا اُسے اپنے سے دُور کر دے جسے تو نے اپنا قرب بخشا ہو

یا اُسے اپنے ہاں سے نکال دے جسے تو نے خود پناہ دی ہو

یا اُسے بلاؤں کے حوالے کر دے جسکا تو نے خود ذمّہ لیا ہو

اور جس پر رحم فرمایا ہو یہ بات مَیں کیسے مان لوں

اے میرے مالک! میرے معبود! میرے مولا!

کہ تو آتشِ جہنم کو مسلط کر دیگا

اُن چہروں پر جو تیری عظمت کے باعث تیرے حضور میں سجدہ ریز ہو چکے ہوں

اُن زبانوں پر جو صدق دل سے تیری توحید کا اقرار کر کے

سلام اے میرے آقا! کاش مجھے معلوم ہوتا کہ وہ چہرے اور پیشانیاں جو تیری قربت کیلئے زمین پر لگائے تھے وہ جہنم کی آگ میں جلائیں گے یا نہیں۔ خدایا! کاش مجھے معلوم ہوتا کہ وہ زبانیں جو تیرے کلمہ توحید کو صداقت سے پڑھ لیتی ہیں آیا انہیں کل جہنم کی آگ میں جلائے گا یا انہیں معاف کر دے گا؟

خدایا وہ زبانیں جنہوں نے دنیا میں بہت "حسینؑ حسینؑ" اور "علیؑ علیؑ" پکارا ہے، خدایا! وہ زبانیں جنہوں نے اس دنیا میں "یا مہدیؑ یا مہدیؑ" کے نعرے لگائے ہوں تو کیا تو انہیں جہنم کی آگ میں جلائے گا یا معاف کر دے گا۔

خدایا! مجھے معلوم نہیں کہ میری ماں نے مجھے کس لئے پیدا کیا؟

وَبِشُكْرِكَ مَادِحَةً

وَعَلَىٰ قُلُوبٍ اعْتَرَفَتْ بِإِلٰهِيَّتِكَ مُحَقِّقَةً

وَعَلَىٰ ضَمَائِرَ حَوَتْ مِنَ الْعِلْمِ بِكَ حَتَّىٰ صَارَتْ خَاشِعَةً

وَعَلَىٰ جَوَارِحَ سَعَتْ إِلَىٰ أَوْطَانِ تَعَبُّدِكَ طَائِعَةً

شقاوت کے لئے پیدا کیا کہ اس دنیا میں گناہ کروں اور شقی بن جاؤں یا تیری عبادت کر کے سعادت مند بن جاؤں۔ خدایا ابھی تک مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے میرے گناہوں کو معاف کیا یا نہیں۔

خدایا! خدایا! ہم سب مل کر تیری بارگاہ میں باجماعت حاضر ہوئے ہیں۔ اس محفل میں سفید ریش بھی ہیں، بچے بھی ہیں، جوان بھی ہیں اور مستورات بھی موجود ہیں۔ خدایا! خدایا! جوانوں کو کربلا کے جوانوں کی خاطر، سفید ریشوں کو کربلا کے سفید ریشوں کے صدقے اور پروردگارا پردہ داروں کو کربلا کی پردہ داریبیوں کی خاطر آج ہم سب پر رحم فرما۔

اے خدا! اے خدا! جب اس دنیا میں ہم پر مصیبت آتی ہے تو ہم حسینؑ اور علیؑ کو پکارتے ہیں اس وقت بھی ہمارا اس خاندان کے علاوہ کوئی اور آسرا نہیں ہے۔ جب امام حسینؑ خیموں کے اندر آئے تھے اور چاہتے تھے کہ سب سے اجازت لیں اگر غور کیا جائے تو غیور آدمی کے لئے بہت مشکل ہے۔ غیرت مند آدمی کے لئے برداشت ہے، مولاؑ کو یہ معلوم ہے کہ یہ خاندان جس

شکر گزاری کے ساتھ تیری مدح کر چکی ہوں

اُن دِلوں پر　　جو واقعی تیرے معبود ہونے کا حق شناسانہ اعتراف کر چکے ہوں

اُن ضمیروں پر　　جو تیرے علم سے اس قدر بہرہ ور ہوئے کہ تیرے ہی خوف سے جن میں خشوع پیدا ہو چکا ہے

یا اُن اعضاء پر　　جو اطاعت کے جذبے کے ساتھ خوش خوش بڑھتے رہے کہ یہ تمام اُٹھ گئے

سے میں رخصت ہو رہا ہوں گھنٹے آدھے گھنٹے کے بعد دشمنوں کے گھیرے میں آجائے گا۔ خود ہی جان لیں ! مولا پر کیا گزری ہوگی۔ امامؑ اپنے خاندان والوں سے الوداع کر رہے ہیں۔ امام نے جب بیبیوں سے الوداع کیا اور اس چھوٹی بچی کو دیکھا جو بیٹھ کر رو رہی تھی اور آنسو اس کے رخسار پر بہہ رہے تھے۔ وہ بی بی کون تھی ؟ امام حسینؑ کی چھوٹی بیٹی حضرت سکینہ تھیں۔ امام آئے اور سکینہ کو گود میں بیٹھا کر ان کے آنسو صاف کئے اور فرمایا۔ ''اے بیٹی تیرے رونے سے میرے دل کو تکلیف پہنچتی ہے۔ عزاداران حسینؑ ! مولاؑ نے بی بی سکینہ کو پیار کیا محبت کی۔ محبت کے ساتھ چھوٹی بیٹی والد کی گود سے جدا ہوئی۔ اللہ اللہ ایک تو یہ وقت تھا جب بیٹی والد کی گود سے جدا ہوئی اور ایک پھر گیارویں کا دن تھا جب حسینؑ کی یہ چھوٹی بیٹی بابا کے سینے سے جدا ہوئی لیکن کس طریقے سے ؟ عزاداران حسینؑ بس اتنا سمجھ لیں کہ ظالموں نے حسینؑ کی چھوٹی بیٹی کو والد سے جدا کیا اور اس کا معصوم سا چہرہ خون سے رنگین کر دیا۔

وَاَشَارَتْ بِاسْتِغْفَارِكَ مُذْعِنَةً

مَا هٰكَذَا الظَّنُّ بِكَ

وَلَا اُخْبِرْنَا بِفَضْلِكَ عَنْكَ يَا كَرِيْمُ

يَا رَبِّ

وَاَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفِيْ

عَنْ قَلِيْلٍ مِّنْ بَلَاۤءِ الدُّنْيَا وَعُقُوْبَاتِهَا

وَمَا يَجْرِيْ فِيْهَا مِنَ الْمَكَارِهِ عَلٰۤى اَهْلِهَا

عَلٰۤى اَنَّ ذٰلِكَ بَلَاۤءٌ وَّمَكْرُوْهٌ قَلِيْلٌ مَّكْثُهٗ

يَسِيْرٌ بَقَاۤؤُهٗ

قَصِيْرٌ مُّدَّتُهٗ

فَكَيْفَ احْتِمَالِيْ لِبَلَاۤءِ الْاٰخِرَةِ

وَجَلِيْلِ وُقُوْعِ الْمَكَارِهِ فِيْهَا

وَهُوَ بَلَاۤءٌ تَطُوْلُ مُدَّتُهٗ

وَيَدُوْمُ مَقَامُهٗ

وَلَا يُخَفَّفُ عَنْ اَهْلِهٖ

لِاَنَّهٗ لَا يَكُوْنُ اِلَّا عَنْ غَضَبِكَ

اور گناہوں کا اقرار کرکے مغفرت طلب کرتے ہیں

اے ربِ کریم! نہ تو تیری نسبت ایسا گمان ہی کیا جا سکتا ہے

اور نہ تیرے فضل کے بارے میں تیری طرف سے ہمیں ایسی کوئی خبر دی گئی ہے

اے پالنے والے!

تو میری کمزوری سے واقف ہے

مجھ میں اس دنیا کی معمولی آزمائشوں، چھوٹی چھوٹی تکلیفوں

اور ان سختیوں کی برداشت نہیں جو اہلِ دنیا پر گزرتی ہیں

حالانکہ یہ آزمائش، تکلیف اور سختی بہت ہی تھوڑی دیر کیلئے ہوتی ہے

ان کا ہونا سہل ہے

اور ان کی مدت بھی تھوڑی ہے

پھر بھلا میں آخرت کی سختیوں کو کیسے جھیل سکوں گا

اور اسکی زبردست مصیبت کیونکر برداشت ہو سکے گی

جبکہ وہاں کی مصیبت بے حد طولانی ہوگی

اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہوگا

(اور جو لوگ اس میں ایک مرتبہ پھنس جائیں گے)

ان کے عذاب میں کبھی کمی نہیں ہوگی کیونکہ اسکا سبب تیرا غضب

وَانْتِقَامِكَ

وَسَخَطِكَ

وَهٰذَا مَا لَا تَقُوْمُ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ

يَا سَيِّدِيْ فَكَيْفَ لِيْ

وَاَنَا عَبْدُكَ الضَّعِيْفُ

اَلذَّلِيْلُ

اَلْحَقِيْرُ

اَلْمِسْكِيْنُ

اَلْمُسْتَكِيْنُ

يَا اِلٰهِيْ وَرَبِّيْ

وَسَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ

لِاَيِّ الْاُمُوْرِ اِلَيْكَ اَشْكُوْ

وَلِمَا مِنْهَا اَضِجُّ وَاَبْكِيْ [۱۲]

[۱۲] اے پروردگار! اس دنیا کے یہ کم عذاب اور کم مصیبتیں جو کچھ بھی نہیں ہیں بلکہ بہت جلد ختم ہونے والی ہیں۔ پروردگار!! میں اس دنیا کے عذاب کو برداشت کرنے کی ہمت نہیں رکھتا تو قیامت اور اس عالم کی بلائیں،

تیرا انتقام

اور تیرا عتاب ہے

اور جسے آسمان برداشت کر سکتا ہے نہ زمین

اے میرے آقا! پھر ایسی صورت میں میرا کیا حال ہوگا

جب کہ مَیں ایک بندہ ہوں کم زور

ذلیل

حقیر

مسکین

و عاجز

اے میرے معبود! میرے پروردگار!

میرے مالک و میرے مولا!

مَیں تجھ سے کس کس بات پر نالہ و فریاد

اور کس کس پر آہ و بکا کروں؟

مصیبتیں اور تکلیفیں جو ہمیشہ کے لئے ہوں گی اور اتنی سنگین ہوں گی کہ زمین و آسمان انہیں برداشت نہیں کر سکتے تو میرے جیسا کمزور انسان انہیں کیسے برداشت کر سکتا ہے۔

لِاَلِيْمِ الْعَذَابِ وَشِدَّتِهٖ
اَمْ لِطُوْلِ الْبَلَاۤءِ وَمُدَّتِهٖ
فَلَئِنْ صَيَّرْتَنِيْ لِلْعُقُوْبَاتِ مَعَ اَعْدَاۤئِكَ
وَجَمَعْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَهْلِ بَلَاۤئِكَ
وَفَرَّقْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَحِبَّاۤئِكَ
وَاَوْلِيَاۤئِكَ

فَهَبْنِيْ

يَا اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ
وَمَوْلَايَ وَرَبِّيْ
صَبَرْتُ عَلٰى عَذَابِكَ
فَكَيْفَ اَصْبِرُ عَلٰى فِرَاقِكَ

اے میرے سید و سردار ! اے میرے مولا ! کیا آپ جہنم کی آگ ان چہروں پر مسلط کریں گے جنہوں نے دنیا میں آپکی توحید کے کلمات صداقت کے ساتھ ادا کیے ہوں۔ اے میرے پالنے والے آیا آپ جلائیں گے ان زبانوں کو جنہوں نے دنیا میں "الھی العفو الھی العفو" کہہ کر پکارا ہو، جنہوں نے "یا الھی و سیدی" کے نعرے بلند کیے ہوں۔ آیا آپ آگ کے ساتھ جلائیں گے ان زبانوں کو جنہوں نے دنیا میں یا حسینؑ یا علیؑ

دردناک عذاب اور اسکی سختی پر

یا سزا کے بڑھتے ہوئے سلسلے اور اسکی طویل مدت پر

پس اگر تو نے مجھے اپنے دشمنوں کے ساتھ عذاب میں جھونک دیا

اور مجھے ان لوگوں کے ساتھ اکٹھا کر دیا جو تیری سزاؤں کے سزاوار ہیں

اور مجھے اپنے محبوب بندوں

اور اولیاء سے جدا کر دیا

(اگر ایسا فرض بھی کر لیا جائے) تو

اے میرے معبود! میرے مالک!

اے میرے مولا میرے پروردگار!

میں تیرے عذاب پر اگر صبر بھی کر لوں

تو تیری رحمت سے جدائی پر کیونکر صبر کر سکوں گا

یا مہدیؑ کی صدائیں بلند کی ہوں؟ کیا آپ ان چہروں اور زبانوں پر آگ مسلط کریں گے جنھوں نے شکر کے ساتھ آپ کی مدح کی ہو۔ کیا آپ ان دلوں پر بھی آگ مسلط کریں گے جنھوں نے حقیقت کے ساتھ تیری الہیت کا اعتراف کیا ہو۔ کیا آپ جلائیں گے وہ دل جہنم کی آگ سے جو آپ اور اہلبیت کی محبت سے بھرے ہوئے ہوں اور وہ سینے جو حسینؑ کے غم میں ماتم کرتے رہے ہوں۔ اے خدا! ہم آپ پر ایسا گمان نہیں کرتے۔ تاہمیں آپ کے فضل کے

بارے میں یوں خبر دی گئی ہے۔اے پالنے والے! ہم دنیا میں آپ کو کریم کے نام سے پکارتے ہیں۔ قرآن نے تیری رحمت بیان کی ہے اور ہمیں تو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرے بارے میں رحمت، مغفرت اور بخشش کی آیات سنائی ہیں۔اے خدا جب میں دنیا کی آگ کو برداشت نہیں کر سکتا پھر اس جنہم کی آگ کو کیسے برداشت کر سکوں گا کہ جس کا ایک ذرہ بھی اگر اس دنیا میں آجائے تو تمام دنیا ایک آن میں فانی ہو جائے۔

اے ہمارے پالنے والے! اگر آخرت میں ہمیں ان افراد کے ساتھ جگہ ملی جو تیرے دشمن ہیں، قرآن و اسلام اور اہلبیتؑ کے دشمن ہیں۔اے خدا! اگر آپ نے آخرت میں ہمارے اور اہلبیتؑ کے درمیان جدائی ڈال دی۔ اگر آپ نے اہلبیتؑ اور اپنے اولیاء سے ہمیں دور رکھا تو اے خدا آگ پر صبر کرنا آسان ہے لیکن تیرے اور تیرے اولیاء و اہلبیتؑ کا فراق اور جدائی نا قابل برداشت ہے۔ہم دنیا میں پوری زندگی علی علی حسینؑ حسینؑ کرتے رہے، اگر قیامت کے دن آپ ہمیں اپنے محبوبوں سے جدا کریں تو ہمارے لئے اس سے زیادہ اور کوئی عذاب متصور نہیں۔ ہم پر سب سے بڑا عذاب یہ ہو گا کہ ہمیں اہلبیتؑ سے جدا کیا جائے۔پروردگارا! دشمن ہمیں طعنے دیں گے کہ تم لوگ تو اپنے پیشواؤں (اہلبیتؑ) پر فخر اور ناز کرتے تھے اور آج آپ لوگ کیسے اس طرح کے عذابوں میں گرفتار ہوئے ہیں؟ پالنے والے ہم قیامت کے دن جوار اہلبیتؑ چاہتے ہیں، جوار مولاؑ چاہتے ہیں، جوار مہدیؑ چاہتے ہیں۔

(ایک شخص نے ایک یہودی سے قرض لیا تھا اور بھول گیا خدا کو یاد

دہانی مقصود تھی) وہ شخص کہتا ہے کہ عالم رویا میں قیامت کا دن ہے جب حساب کتاب ہو گیا اور آگے جانے لگا تو اس وقت جہنم سے اس یہودی کی آواز آئی اس آواز میں وہ یہودی کہنے لگا کہ میں تجھے نہیں چھوڑوں گا جب تک تو میرا حق نہ دے۔ اس وقت میں نے کہا کہ خدا کے لئے مجھے چھوڑ دو میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔ کہا نہیں تجھے نہیں چھوڑوں گا جب میں نے بہت گریہ وزاری کی تو اس کے بعد اس نے کہا کہ اتنی اجازت دو کہ میں اپنا ہاتھ تیرے سینے پر لگاؤں اس کے ہاتھ لگنے سے وہ شخص بیدار ہو گیا اور اس سے اس کا سارا بدن جل گیا تھا۔ وہ قیامت ہم نے بھلا دی ہے۔ ہمیں پل صراط بھول گئی ہے۔ جہنم وغیرہ سب کچھ بھول گئی ہے۔ اسی طرح ایک اور سید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عالم رویا میں میں نے قیامت کا منظر دیکھا۔ دیکھتا ہوں کہ حساب کتاب ہو چکا تو اس کے بعد میں پلِ صراط سے گزرنے لگا تو پہلے پہل تو خوب راستہ کھلا اور چوڑا تھا لیکن جتنا آگے جا رہا تھا اتنا ہی وہ تنگ اور باریک ہوتا جا رہا تھا یہاں تک کہ بہت تنگ اور باریک جگہ آ گئی وہاں سے کچھ لوگ بجلی کی طرح گزر رہے تھے اور کچھ جہنم میں گر رہے تھے میں بھی اس میں گرنے لگا جب میں گرنے لگا تو ایک مرتبہ میرے منہ سے استغاثہ بلند ہوا کیونکہ دنیا میں میری عادت تھی کہ جب میں گرنے لگتا تھا تو میں فوراً استغاثہ کرتا تھا اور کہتا تھا یَا اَبَاالْحَسَنِ یَا عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْطَالِبْ تو اس وقت جب میں جہنم میں گر رہا تھا تو فوراً میری زبان سے یہی آواز نکلی "یَا عَلِیْ اَغِثْنِیْ یَا اَبَاالْحَسَنِ" یہ آواز جب میرے منہ سے نکلی تو اسی وقت ایک ہاتھ آ گیا اور اس ہاتھ نے مجھے پکڑ

وَهَبْنِي صَبَرْتُ عَلىٰ حَرِّ نَارِكَ

فَكَيْفَ اَصْبِرُ عَنِ النَّظَرِ اِلىٰ كَرَامَتِكَ

اَمْ كَيْفَ اَسْكُنُ فِي النَّارِ

وَرَجَائِي عَفْوُكَ

فَبِعِزَّتِكَ يَاسَيِّدِي وَمَوْلَايَ

اُقْسِمُ صَادِقًا لَّئِنْ تَرَكْتَنِي نَاطِقًا

کر جنم سے نکال لیا اور میں بیدار ہو گیا جبکہ میرا سارا جسم جل چکا تھا۔ اگر واقعا ہمارا عقیدہ ہے کہ ہماری شفاعت کرنے والے اہلبیتؑ ہیں اور اس دنیا میں ہماری یہی عادت ہے کہ جب بھی ہمیں کوئی تکلیف آتی ہے تو ہم کہتے ہیں یازہراؑ یا علیؑ یا حسنؑ یا حسینؑ یامھدیؑ تو میں کہوں گا اے اہلبیت رسولؐ آج بھی ہم آپ کے عزیز حسینؑ کا ماتم کرتے ہیں۔ دنیا میں ہم آپ کے نام پر دشمنوں سے طعنے سن کر اور اسے برداشت کرتے ہیں آپ کس طرح ہمیں جہنم کی آگ میں چھوڑ دیں گے۔ پالنے والے ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور نیک اعمال کی توفیق عنایت فرما۔ ہماری توبہ کو قبول فرما اور صحیح معنوں میں شیعیان حیدر کرارؑ میں سے قرار دے۔ پالنے والے ہمیں اپنے عیوب سے آگاہ فرما اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرما۔

اے خدا! کیا آپ وہ دل جہنم میں جلائیں گے جو محبت اہلبیتؑ سے بھرے ہوئے ہیں۔ شیعوں کیلئے سب سے دردناک عذاب اس دنیا میں

اور اسی طرح اگر میں تیری آتشِ جہنم کی تپش برداشت بھی کر لوں

تو تیری نظرِ کرم سے اپنی محرومی کیسے برداشت کر سکوں گا

یا میں آتشِ جہنم میں کیسے ٹھہرا رہوں

جبکہ مجھے تجھ سے عفو و درگزر کی امید ہے

پس تیری عزت کی قسم اے میرے آقا و مولا !

میں سچی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہاں اگر تو نے میری گویائی سلامت رکھی تو

شیعوں کو اہلبیتؑ سے جدا کرنا ہے۔ یعنی دردناک عذاب ہمارے لئے جہنم نہیں ہے ہم اس دنیا میں حسینؑ کا نام لیتے ہیں علیؑ کا نام لیتے ہیں مہدیؑ کا نام لیتے ہیں اس امید کے ساتھ کہ آخرت میں ہمیں ان کا جوار نصیب ہوگا۔ دنیا میں ہم پر جتنی بھی مصیبتیں آئیں ہمیں ان کی کوئی پروا نہیں اگر ہم اس دنیا میں لیاقت نہیں رکھتے کہ حضرت امام مہدیؑ کی زیارت نہیں کر سکے، علیؑ کے زمانے میں موجود نہیں تھے، امام صادقؑ اور امام باقرؑ و امام کاظمؑ کے ساتھ نہیں تھے تو ہماری یہ امید ہے کہ شاید آخرت میں ہم اہلبیتؑ کے جوار میں رہ کر ان کی زیارت سے شرفیاب ہوں گے۔ اگر خدانخواستہ ہمیں اہلبیتؑ سے جدا کر دیا گیا اہلبیتؑ کے دشمنوں کے ساتھ ہمیں جمع کر دیا گیا تو ہم کس طرح دشمنانِ اہلبیتؑ کے ساتھ آنکھ ملا سکیں گے اور ہم ان کو کیا جواب دینگے۔ وہ طنز کریں گے کہ تم تو کہتے تھے کہ ہم آخرت میں محمدؐ و علیؑ اور حسنینؑ کے ساتھ ہوں گے۔ خدایا ہم ان سے جدائی برداشت نہیں کر سکتے۔

لَاَضِجَّنَّ اِلَيْكَ بَيْنَ اَهْلِهَا
ضَجِيْجَ الْاٰمِلِيْنَ
وَلَاَصْرُخَنَّ اِلَيْكَ
صُرَاخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ
وَلَاَبْكِيَنَّ اِلَيْكَ
بُكَآءَ الْفَاقِدِيْنَ
وَلَاُنَادِيَنَّكَ اَيْنَ كُنْتَ
يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ
يَا غَايَةَ اٰمَالِ الْعَارِفِيْنَ
يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ ؏

؏ خدایا ہمیں علم ہے کہ اگر آپ ہمیں جنت میں داخل کر دینگے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہو جائیں گے اور ہمیں پتہ ہے کہ آپ کو محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ اور حسینؑ کی خوشی پسند ہے اور اگر آپ ہمیں جہنم بھیج دینگے تو آپ کے دشمن خوش ہونگے۔ خدایا ہمیں آپ نے حکم دیا ہے کہ اگر سائل آپ کے در پر آئے تو اسے خالی ہاتھ نہ لوٹاؤ، اے خدا ہم آپ کے در پر خالی ہاتھ لے کر سائل بن کر آئے ہیں خدایا ہمیں اس وقت اپنے گھر سے خالی ہاتھ واپس نہ لوٹانا۔ ''یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ''

مَیں اہلِ جہنم کے درمیان تجھے اسی طرح پکاروں گا

جیسے کرم کے امیدوار پکارا کرتے ہیں

مَیں تیرے حضور میں اسی طرح آہ و بکا کروں گا

جیسے فریادی آہ وزاری کرتے ہیں

اور تیری (رحمت کے فراق) میں اسی طرح روؤں گا

جیسے بچھڑنے والے آنسو بہایا کرتے ہیں

مَیں تجھے وہاں (مسلسل) پکاروں گا کہ تو کہاں ہے

اے مومنوں کے مالک!

اے حق شناسوں کی امیدگاہ و منزلِ مقصود!

اے استغاثہ کرنیوالوں کے فریادرس ودستگیر!

پالنے والے اگر قیامت کے دن میری زبان کام کر سکے تو میں اس وقت زور زور سے چیخوں گا اور روؤں گا اور میں یہ آواز دوں گا "اَیْنَ کُنْتَ یَا وَلِیَّ الْمُؤْمِنِیْنَ" اے مومنوں کے والی کہاں ہو۔ اے امیر المومنینؑ، اے حسنؑ، اے حسینؑ کہاں ہو؟ ہم دنیا میں حسنؑ حسینؑ کہتے رہے اب ہمیں ان عذابوں سے بچاؤ۔

اے پروردگارا! آج رحمت کی شب ہے پروردگار ہم پکار رہے ہیں۔

یَا رَبِّ، یَا رَبِّ، یَا رَبِّ! پروردگارا! ہم گناہگار ہیں لیکن پشیمان ہوئے ہیں

اور امام حسینؑ کے غم میں ہماری آنکھیں پر نم ہیں۔ پروردگارا ہمارے گناہوں کو معاف کر دے۔ پروردگارا ہماری توبہ کو قبول فرما۔ پروردگارا ہمیں دنیا سے توبہ کے ساتھ اٹھانا، دنیا سے اہلبیتؑ کی محبت کے ساتھ لے جانا۔ پروردگارا! اہلبیتؑ کی محبت جو کہ عظیم نعمت ہے ہم سے جدا نہ کر۔ اس دنیا میں ہم گنہگاروں کو زیارتِ حسینؑ اور آخرت میں قیامت کے دن شفاعت حسینؑ نصیب فرما۔ اسلام اور مسلمانوں کو فتح و نصرت عطا کر، کفر و اہل کفر کو ذلیل و خوار کر دے ہر جگہ مجاہدین اسلام کو کامیابی عطا فرما۔ ہر جگہ اسلامی تحریکوں کو فتح عطا فرما۔ اے خدا! محبان علیؑ جہاں کہیں بھی ہیں انہیں محفوظ رکھ۔

خدایا ہم گناہگار ہیں جوانی تیری نافرمانی اور معصیت میں گزر گئی تیرے سامنے گناہ کرتے کرتے بال سفید ہو گئے پروردگارا! اگر آپ ہمیں نہیں بخشیں گے ہماری توبہ قبول نہیں کریں گے اگر آپ ہمیں اپنے در سے خالی ہاتھ واپس کر دیں گے تو ہم کہاں جائیں؟ کس کے دروازے پر دستک دیں؟ پروردگارا! ہم آپ کو اسی ہستی کا واسطہ دیتے ہیں جس کی آج شب ولادت ہے یعنی مہدی موعودؑ۔ پروردگارا! آپ کو اس مظلوم کا واسطہ دیتے ہیں کہ آخری وقت میں ایسا کوئی نہیں تھا کہ اس کی شہادت کی خبر خیموں تک پہنچا دے۔ جب امام حسینؑ ذوالجناح سے نیچے اترے تو ذوالجناح نے امامؑ کے چاروں رف طواف کیا اور انتظار کیا کہ شاید مولا حسینؑ دوبارہ اس کے اوپر سوار ہو جائیں لیکن جب وہ مایوس ہو گیا تو اس نے اپنے سر کو امام مظلوم کے خون سے رنگین کیا اور خیموں میں آگیا اور آواز دی۔ جب بیبیوں نے ذوالجناح کی آواز

سنی تو خوش ہوئیں کہ شاید ابھی ہمارا غم خوار زندہ ہے اور واپس آیا ہے لیکن دیکھا کہ ذوالجناح کی زین ٹیڑھی ہے اور خون سے رنگین ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔ حضرت علیؑ کی چھوٹی پوتی اور حسینؑ کی چھوٹی بیٹی سکینہ سامنے آئی اور ذوالجناح سے پوچھا کہ جب میرے بابا خیموں سے جا رہے تھے تو وہ بہت پیاسے تھے کیا میرے بابا کو کسی نے پانی دیا تھا یا وہ پیاسے شہید کر دیئے گئے۔

وہ جوان جو سینما گھروں میں بیٹھے ہیں وہ ان جوانوں کے برابر نہیں ہو سکتے جو اس وقت مسجد میں یا امام بارگاہ میں بیٹھے ہیں اور زبان سے "**الھی العفو الھی العفو**" کی آوازیں بلند کر رہے ہیں۔ پالنے والے ہمارے شب و روز کو اپنی یاد سے معمور فرما اور اپنی عبادت کا مزہ ہمارے دلوں میں ڈال دے۔

خدا کے گھر میں سب سے عزیز حسینؑ ہیں ہمیں حسینؑ عزیز کا واسطہ دے کر اس شبِ جمعہ میں خدا کے گھر جانا چاہئے اور حسینؑ کے قافلے میں سب سے عزیز فرد حضرت زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا ہیں جس کو جو حاجت ہو وہ خدا کے حضور جناب زینبؑ کا واسطہ دے انشاءاللہ وہ حاجت پوری ہو جائے گی۔ حضرت ولیعصرؑ کے زیارت ناحیہ میں یہ جملے ہیں۔ اے حسینؑ میں ہر شب اور صبح آپ کی مصیبت پر فریاد کرتا ہوں اور میں آپ کی مصیبت میں، آپ کے غم میں آنسوؤں کی جگہ خون روؤں گا۔ کربلا میں وہ کون سی مصیبت تھی امامؑ جس کیلئے یہ عظیم جملے فرما رہے ہیں۔ کیا وہ مصیبت

يَا حَبِيْبَ قُلُوْبِ الصَّادِقِيْنَ
وَيَآ اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ
اَفَتُرَاكَ سُبْحَانَكَ
يَآ اِلٰهِيْ وَبِحَمْدِكَ
تَسْمَعُ فِيْهَا صَوْتَ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ
سُجِنَ فِيْهَا بِمُخَالَفَتِهٖ
وَذَاقَ طَعْمَ عَذَابِهَا بِمَعْصِيَتِهٖ
وَحُبِسَ بَيْنَ اَطْبَاقِهَا بِجُرْمِهٖ وَجَرِيْرَتِهٖ
وَهُوَ يَضِجُّ اِلَيْكَ ضَجِيْجَ مُؤَمِّلٍ لِّرَحْمَتِكَ

حضرت علی اکبرؑ کی مصیبت تھی مولا نے جواب دیا نہیں۔ پوچھا مولا کیا وہ مصیبت ابو الفضل عباسؑ کی شہادت تھی مولاؑ نے فرمایا نہیں! بلکہ اگر علی اکبرؑ زندہ ہوتے اگر ابو الفضل العباسؑ زندہ ہوتے تو وہ بھی اسی طرح فرماتے۔ پوچھا مولاؑ فرمایئے وہ عظیم مصیبت کون سی تھی تو مولاؑ نے فرمایا۔ "لَا سَارَةَ عَمَّتِيْ زَيْنَبَ" یہ جملے میں نے اپنی پھوپھی زینب کبریٰؑ کی اسیری اور قید و بند کے بارے میں کہے ہیں۔ خداوندا یہ عظیم مصیبت ہے۔ مولا سجادؑ سے کسی نے عرض کی کہ مولاؑ آخر آپ کب تک روئیں گے؟ شہادت تو آپ کی وراثت

اے صادقوں کے دِلوں کے محبوب!

اور اے تمام جہانوں کے معبود!

کیا تو ملے گا! تیری ذات پاک ہے

اے میرے معبود میں تیری حمد کرتا ہوں

(میں حیران ہوں کہ یہ کیونکر ہوگا کہ) تُو (اسی آگ) میں سے ایک بندۂ مسلم کی آواز سُنے

جو اپنی نافرمانی کی پاداش میں اس میں قید کر دیا گیا ہو

اپنی معصیت کی سزا میں اس عذاب میں گرفتار ہو

اور جُرم و خطا کے بدلے میں جہنّم کے طبقات میں محبوس ہو

مگر وہ تیری رحمت کے امیدوار کی طرح تیرے حضور میں فریاد کرتا ہو

ہے، مولاؑ نے جواب دیا ٹھیک ہے شہادت تو ہماری میراث ہے اور قید و بند میں جانا ہماری عادت ہے۔ لیکن میں جب بیبیوں کو دیکھتا ہوں تو مجھے وہ منظر یاد آجاتا ہے جب ظالموں نے کربلا میں خیموں پر حملہ کیا اور بیبیاں ایک خیمے سے نکل کر دوسرے خیمے میں پناہ لیتی تھیں ظالم آکر تبرکات لوٹتے تھے تو میں کیوں نہ روؤں۔ خدایا ہم تیرے گھر میں جمع ہو کر اپنے گناہوں کی بخشش کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اے خدا ہماری توبہ قبول فرما۔

وَيُنَادِيكَ بِلِسَانِ أَهْلِ تَوْحِيدِكَ

وَيَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِرُبُوبِيَّتِكَ

يَا مَوْلَايَ فَكَيْفَ يَبْقَى فِي الْعَذَابِ

وَهُوَ يَرْجُو مَا سَلَفَ مِنْ حِلْمِكَ

وَرَأْفَتِكَ

أَمْ كَيْفَ تُؤْلِمُهُ النَّارُ

وَهُوَ يَأْمُلُ فَضْلَكَ

وَرَحْمَتَكَ

أَمْ كَيْفَ يُحْرِقُهُ لَهِيبُهَا

وَأَنْتَ تَسْمَعُ صَوْتَهُ

وَتَرَى مَكَانَهُ

أَمْ كَيْفَ يَشْتَمِلُ عَلَيْهِ زَفِيرُهَا

وَأَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفَهُ

أَمْ كَيْفَ يَتَقَلْقَلُ بَيْنَ أَطْبَاقِهَا

تیری توحید کو ماننے والوں کی سی زبان سے تجھے پکارتا ہو

اور تیری ربوبیت کے واسطے سے تیری جناب سے سہارا چاہتا ہو

اے میرے مالک ! پھر وہ اس عذاب میں کیسے رہ سکے گا

جب کہ اسے تیرے گزشتہ حلم و کرم

اور مہربانی کی آس بندھی ہو گی

یا آتش جہنم اسے کیسے اذیت پہنچائے گی

جب کہ اسے تیرے فضل

اور تیری رحمت کا آسرا ہو گا

یا اس کو جہنم کا شعلہ کیسے جلائے گا

جب کہ تو خود اس کی آواز سن رہا ہو گا

اور اسکے مقام کو دیکھ رہا ہو گا

یا جہنم کی تکلیفیں اسکی کیونکر گرفت کر سکیں گی

جبکہ تو اس بندے کی ناتوانی سے خوب آگاہ ہے

یا پھر وہ جہنم کے طبقات میں کیونکر تڑپتا رہے گا

وَاَنْتَ تَعْلَمُ صِدْقَهٗ

اَمْ كَيْفَ تَزْجُرُهٗ زَبَانِيَتُهَا

وَهُوَ يُنَادِيْكَ يَا رَبَّهٗ

اَمْ كَيْفَ يَرْجُوْ فَضْلَكَ فِىْ عِتْقِهٖ مِنْهَا

فَتَتْرُكُهٗ فِيْهَا

هَيْهَاتَ مَا ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ

وَلَا الْمَعْرُوْفُ مِنْ فَضْلِكَ

وَلَا مُشْبِهٌ لِّمَا عَامَلْتَ بِهِ الْمُوَحِّدِيْنَ

مِنْ بِرِّكَ وَاِحْسَانِكَ

فَبِالْيَقِيْنِ اَقْطَعُ

لَوْلَا حَكَمْتَ بِهٖ مِنْ تَعْذِيْبِ جَاحِدِيْكَ

وَقَضَيْتَ بِهٖ مِنْ اِخْلَادِ مُعَانِدِيْكَ

لَجَعَلْتَ النَّارَ كُلَّهَا بَرْدًا وَّسَلَامًا

وَمَا كَانَ لِاَحَدٍ فِيْهَا مَقَرًّا وَّلَا مُقَامًا

جبکہ تو اسکے ایمان کی سچائی سے آگاہ ہے

یا عذاب کے مؤکل اسکو کیونکر جھڑک سکیں گے

جب کہ وہ تجھے پکار رہا ہوگا کہ اے پروردگارا

یا ایسا کیونکر ممکن ہے کہ وہ تو تیرے فضل وکرم کی آس لگائے ہو

اور تو اسے جہنم ہی میں پڑا رہنے دے

نہیں، تیری نسبت ایسا گمان نہیں کیا جا سکتا

نہ ہی تیرے فضل وکرم کا یہ شیوہ ہے

اور نہ یہ سلوک اس لطف وکرم واحسان سے میل کھاتا ہے

جو تو اپنے موحّدوں اور مومنوں سے روا رکھتا ہے

اس لیے میں کامل یقین سے کہتا ہوں کہ

اگر تو نے اپنے منکروں کو عذاب میں مبتلا کرنے کا فیصلہ نہ کر لیا ہوتا

اور انھیں ہمیشہ جہنم میں رکھنے کا حکم نہ دے دیا ہوتا

تو تُو ضرور آتشِ جہنم کو ایسا سرد کر دیتا کہ وہ جائے سلامتی بن جاتی

اور پھر کسی بھی شخص کا ٹھکانا جہنم نہ ہوتا

لٰكِنَّكَ تَقَدَّسَتْ اَسْمَآؤُكَ

اَقْسَمْتَ

اَنْ تَمْلَاَهَا مِنَ الْكَافِرِيْنَ

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

وَاَنْ تُخَلِّدَ فِيْهَا الْمُعَانِدِيْنَ

وَاَنْتَ جَلَّ ثَنَاءُكَ قُلْتَ مُبْتَدِئًا

وَتَطَوَّلْتَ بِالْاِنْعَامِ مُتَكَرِّمًا

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا

كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا

لَا يَسْتَوُوْنَ

اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ

فَاَسْئَلُكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِيْ قَدَّرْتَهَا

وَبِالْقَضِيَّةِ الَّتِيْ حَتَمْتَهَا

وَحَكَمْتَهَا

لیکن خود تُو نے اپنے اسمائے حسنیٰ کے تقدس کی

قسم کھائی ہے کہ

تُو تمام کافروں سے جو

جنّوں اور انسانوں میں سے ہیں، جہنم کو بھر دے گا

اور اپنے دشمنوں کو ہمیشہ کے لیے اس میں رکھے گا

تُو نے، کہ تیری حمد و ثنا عظمت و جلالت والی ہے اپنے بندوں پر پہل اور احسان کرتے ہوئے

اپنی کتاب میں پہلے ہی فرما دیا ہے کہ

کیا وہ لوگ جو مومن ہیں،
اسی حیثیت کے ہیں جیسے فاسق!

نہیں! یہ مساوی حیثیت نہیں رکھتے

اے میرے معبود! اے میرے مالک! میں واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں

تیری اس قدرت کا جس سے تو نے موجودات کی تقدیر بنائی

تیرے ان حتمی فیصلوں کا جنہیں تو نے اٹل و ناقابلِ تغیر

حیثیت سے نافذ کیا ہے

وَغَلَبْتَ مَنْ عَلَيْهِ اَجْرَيْتَهَا

اَنْ تَهَبَ لِیْ

فِیْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ

وَفِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ

كُلَّ جُرْمٍ اَجْرَمْتُهٗ

وَكُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ

وَكُلَّ قَبِيْحٍ اَسْرَرْتُهٗ

وَكُلَّ جَهْلٍ عَمِلْتُهٗ

كَتَمْتُهٗ اَوْ اَعْلَنْتُهٗ

اَخْفَيْتُهٗ اَوْ اَظْهَرْتُهٗ

وَكُلَّ سَيِّئَةٍ

اَمَرْتَ بِاِثْبَاتِهَا الْكِرَامَ الْكَاتِبِيْنَ

اَلَّذِيْنَ وَكَّلْتَهُمْ بِحِفْظِ مَا يَكُوْنُ مِنِّیْ

وَجَعَلْتَهُمْ شُهُوْدًا عَلَیَّ مَعَ جَوَارِحِیْ

اور تو اُن پر غالب ہے جن پر یہ حُکم لاگو ہیں

کہ تو بخش دے اور معاف کر دے

اسی رات کے

اور اسی لمحے

ھر وہ جُرم جس کا میں مرتکب ہوا ہوں

اور ہر وہ گناہ جو میں نے کیا ہے

اور ھر وہ بُرائی جو میں نے چھپائی ہے

اور ھر وہ نادانی جو مجھ سے سرزد ہوئی ہے

چاہے چھپی ہوئی ہو یا کھُلم کھُلا

مخفی رکھی ہو یا ظاہر کی ہو

میری ہر ایسی بدعملی کو معاف کر دے

جس کے لکھنے کا حُکم تو نے کراماً کاتبین کو دیا

جنھیں تو نے میرے ہر عمل کو ثبت کرنے پر مامور کیا ہے

اور انھیں میرے اعضاء کے ساتھ میرے اعمال کا گواہ مقرر کیا ہے

وَكُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَىَّ مِنْ وَّرَآءِهِمْ

وَالشَّاهِدَ لِمَا خَفِيَ عَنْهُمْ

وَبِرَحْمَتِكَ أَخْفَيْتَهٗ

وَبِفَضْلِكَ سَتَرْتَهٗ

وَاَنْ تُوَفِّرَ حَظِّيْ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ اَنْزَلْتَهٗ

اَوْ اِحْسَانٍ فَضَّلْتَهٗ

اَوْ بِرٍّ نَّشَرْتَهٗ

اَوْ رِزْقٍ بَسَطْتَهٗ

اَوْ ذَنْبٍ تَغْفِرُهٗ

اَوْ خَطَاٍ تَسْتُرُهٗ

يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ

يَا اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ وَمَالِكَ رِقِّيْ

يَا مَنْ بِيَدِهٖ نَاصِيَتِيْ

يَا عَلِيْمًا بِضُرِّيْ وَمَسْكَنَتِيْ

پھر ان سے بڑھ کر تو خود میرے اعمال کا نگران ہے

اور ان باتوں سے بھی باخبر ہے جو اُن کی نظر سے مخفی رہ رہ گئی ہیں

اور جنھیں تو نے اپنی رحمت سے چھپا لیا ہے

اور جن پر تو نے اپنے کرم سے پردہ ڈال دیا ہے

(اے اللہ!) مجھے زیادہ سے زیادہ حصہ دے ہر اس بھلائی میں سے جو تو نے نازل فرمائی ہے

ہر اس احسان میں سے جسے تو نے سرفراز فرمایا ہے

ہر اس نیکی میں سے جسے تو نے عام کیا ہے

ہر اس رزق سے جس میں تو نے وسعت دی ہے

ہر اس گناہ سے جسے تو نے معاف کر دیا ہے

اور ہر اس غلطی سے جسے تو نے چھپا دیا ہے

اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار!

اے میرے معبود! اے میرے آقا! اے میرے مولا! اے میری غلامی کے مالک!

اے وہ ذات جس کی گرفت میں میری جان ہے

اے میری بدحالی اور بیچارگی کے جاننے والے

يَا خَبِيْرًا بِفَقْرِيْ وَفَاقَتِيْ

يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ

اَسْئَلُكَ بِحَقِّكَ

وَقُدْسِكَ

وَاَعْظَمِ صِفَاتِكَ

وَاَسْمَآئِكَ

اَنْ تَجْعَلَ اَوْقَاتِيْ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

بِذِكْرِكَ مَعْمُوْرَةً

وَبِخِدْمَتِكَ مَوْصُوْلَةً

وَاَعْمَالِيْ عِنْدَكَ مَقْبُوْلَةً

حَتّٰى تَكُوْنَ اَعْمَالِيْ وَاَوْرَادِيْ

كُلُّهَا وِرْدًا وَّاحِدًا

وَحَالِيْ

فِيْ خِدْمَتِكَ سَرْمَدًا

اے میرے فقر و فاقہ سے آگاہی رکھنے والے

اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار!

میں تجھے واسطہ دیتا ہوں تیرے حق کا

تیری پاکیزگی کا

تیری عظیم ترین صفات کا

اور تیرے مبارک ناموں کا

میری التجا ہے، کہ میرے دن رات کے اوقات کو

اپنی یاد سے معمور کر دے

کہ ہر لمحہ تیری فرمان برداری میں بسر ہو

اور میرے اعمال کو قبول فرما

اس طرح کہ میرے تمام اعمال و اذکار

ایک ورد کی حیثیت اختیار کریں

اور مجھے تیری طاعت و عبادت میں

ایک دائمی و سرمدی کیف حاصل ہو جائے

يَا سَيِّدِي

يَا مَنْ عَلَيْهِ مُعَوَّلِي
يَا مَنْ اِلَيْهِ شَكَوْتُ اَحْوَالِي
يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ [ف]
قَوِّ عَلٰى خِدْمَتِكَ جَوَارِحِي
وَاشْدُدْ عَلَى الْعَزِيْمَةِ جَوَانِحِي
وَهَبْ لِيَ الْجِدَّ فِيْ خَشْيَتِكَ
وَالدَّوَامَ فِي الْاِتِّصَالِ بِخِدْمَتِكَ

حَتّٰى اَسْرَحَ اِلَيْكَ
فِيْ مَيَادِيْنِ السَّابِقِيْنَ
وَاُسْرِعَ اِلَيْكَ فِي الْبَارِزِيْنَ
وَاَشْتَاقَ اِلٰى قُرْبِكَ فِي الْمُشْتَاقِيْنَ
وَاَدْنُوَ مِنْكَ دُنُوَّ الْمُخْلِصِيْنَ

[ف] پروردگار!! (۱۵ شعبان) امام زمانہ کے تولد کی شب ہے۔ رحمت و برکت کی شب ہے یہ جوان جو بستر چھوڑ کر اور کہیں نہیں گئے بلکہ آپ کے

اے میرے آقا!

اے وہ ذات جو میرا آسرا و بھروسا ہے

اور جس کی سرکار میں میں اپنی ہر الجھن پیش کرتا ہوں

اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار!

میرے اعضا میں اپنی اطاعت کے لیے قوت دے

میرے قوائے عمل کو فرائض کی انجام دہی کے لیے پختہ کر دے

اور مجھے توفیق دے کہ میں تجھ سے برقرار واقعی ڈرتا رہوں

اور ہمیشہ تیری اطاعت میں سرگرم رہوں

یہاں تک کہ میں بڑی آسانی سے تجھ تک رسائی حاصل کر سکوں

اس میدان میں جہاں ہر کوئی تجھ تک پہنچنے میں سبقت لے جانے کے لیے کوشاں ہے

اور نہایت سرعت سے تجھ تک پہنچ سکوں ان مقابلہ کرنیوالوں میں سے پہل کرتے ہوئے

اور تیرے شیداؤں میں شامل ہو کر تیرے قُرب کا شوق پیدا کروں

تیرے مخلص بندوں کی طرح تجھ سے قُرب حاصل کر لوں

ذکر کے لئے آئے ہیں امام زمانہؑ کے ساتھ محبت اور عشق رکھتے ہیں۔

پروردگارا! اس وقت ہمارے تمام گناہ بخش دے۔ پروردگارا ہم گناہگاروں کی

وَاَخَافُكَ مَخَافَةَ الْمُوْقِنِيْنَ
وَاَجْتَمِعَ فِيْ جِوَارِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ

آنکھیں جلد از جلد امام زمانہ کے وجود مقدس کی زیارت سے روشن و منور کردے۔

پالنے والے ہمیں توفیق دے کہ ہم ان حضرات کے ساتھ محشور ہوں جو آپ تک پہنچے ہیں افسوس افسوس شیخ مفید بھی پہنچ گئے، محمد باقر الصدر پہنچ گئے۔ اور جوان جو اس وقت کربلائے ایران (لبنان) میں خون دے رہے ہیں وہ تو خدا تک پہنچ گئے مگر افسوس اس مقابلے میں وہ آگے بڑھ رہے ہیں اور ہم پاکستانی شیعہ اپنے اندرونی مسائل میں الجھ کر رہ گئے ہیں۔ اے خدا پاکستانی شیعوں کی طرف نظر کرم فرما۔ آج امام مظلوم باب الحوائج امام موسیٰ کاظمؑ کی شب وفات ہے۔

برادران عزیز! ہم عام طور پر گفتگو میں کہتے ہیں کہ امام زین العابدینؑ سب سے زیادہ مظلوم ہیں لیکن ہمارے استاد شہید محراب آیت اللہ مدنیؒ فرماتے تھے کہ حضرت امام زین العابدینؑ سے زیادہ امام موسیٰ ابن جعفرؑ مظلوم تھے۔ اس لئے کہ کربلا میں ظالم زنجیریں لائے تھے اور امام سجادؑ کی گردن میں ڈال دیں لیکن امام موسیٰ ابن جعفرؑ کو ظالم نے زنجیر دیئے اور کہا کہ

اور اہلِ یقین کی طرح اپنے اندر خوف پیدا کروں
اور تیری بارگاہ میں جب مومنین جمع ہوں تو میں ان کے ساتھ رہوں

خود اپنے ہاتھوں سے اپنی گردن میں ڈال لو۔ آپ کی زندگی کے اکثر ایام جیل میں گزرے۔ کبھی بصرہ کی جیل میں، کبھی بغداد کی جیل میں، کبھی کسی جیل میں تو کبھی کسی جیل میں۔ وہ امام کہ جس کی رہائی کے شیعہ منتظر ہوں چند دن پہلے مولاؑ نے جیل سے خط بھیجا کہ میں آنے والا ہوں شیعہ منتظر ہیں کہ اپنے مولاؑ کی زیارت کریں لیکن افسوس کہ زندان سے آپ کا جنازہ نکلا مولاؑ تو آئے لیکن کس حالت میں؟ چند آدمی مولاؑ کا جنازہ اٹھا کر لائے اور کہا "هٰذَا اِمَامُ الرَّافِضِيْنَ" یہ شیعوں کا امام ہے۔ اس وقت وہ لوگ جب یہ آواز دے رہے تھے تو سلیمان اپنے گھر کی چھت پر بیٹھا ہوا تھا وہ آیا اور اس نے مولاؑ کا جنازہ بڑی عزت و احترام کے ساتھ اٹھوایا اور تجہیز و تکفین بڑی عزت و احترام کے ساتھ ہوئی۔ ہم کربلا کی جانب منہ کر کے کہیں گے کہ اے مظلوم حسینؑ اے عزیز زہراؑ حسینؑ کاش میں کربلا میں ہوتا اس وقت جب ظالموں نے گھوڑوں کو ناجائز ارادے سے آگے بڑھانے کی کوشش کی کاش میں ہوتا تو ان کو ان کے غلط ارادوں سے باز رکھتا۔

اَللّٰهُمَّ

وَمَنْ اَرَادَنِیْ بِسُوْءٍ فَاَرِدْهُ

وَمَنْ كَادَنِیْ فَكِدْهُ

وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَحْسَنِ عَبِیْدِكَ نَصِیْبًا عِنْدَكَ

وَاَقْرَبِهِمْ مَنْزِلَةً مِّنْكَ

وَاَخَصِّهِمْ زُلْفَةً لَّدَیْكَ

فَاِنَّهٗ لَا یُنَالُ ذٰلِكَ

اِلَّا بِفَضْلِكَ

وَجُدْ لِیْ بِجُوْدِكَ

وَاعْطِفْ عَلَیَّ بِمَجْدِكَ

وَاحْفَظْنِیْ بِرَحْمَتِكَ

وَاجْعَلْ لِّسَانِیْ بِذِكْرِكَ لَهِجًا

وَقَلْبِیْ بِحُبِّكَ مُتَیَّمًا

وَمُنَّ عَلَیَّ بِحُسْنِ اِجَابَتِكَ

وَاَقِلْنِیْ عَثْرَتِیْ

وَاغْفِرْ زَلَّتِیْ

اے اللہ!

جو شخص مجھ سے کوئی بدی کرنے کا ارادہ کرے — تُو اسے اپنی زد میں لے لے

اور جو مجھے فریب دے — تُو اسے اپنے انتقام کی گرفت میں جکڑ لے

مجھے اپنے ان بہترین بندوں میں قرار دے — جو تیرے ہاں مقبول و کامیاب ترین ہیں

جنھیں تیری جناب میں — سب سے زیادہ قُرب حاصل ہے

اور جو تیرا قرب حاصل کرنیوالوں کے درمیان — بندگانِ خاص کا درجہ رکھتے ہیں

کیونکہ یہ مرتبہ

تیرے فضل کے بغیر ممکن نہیں

اپنی شانِ کریمی سے مجھ پر رحم فرما

اور اپنی شان کے مطابق مہربانی فرما

اپنی رحمت سے میری حفاظت کر

میری زبان کو اپنے ذکر میں گویا کر

میرے دل کو اپنی محبت کی چاشنی عطا کر

میری دعائیں قبول کر کے مجھ پر احسان فرما

میری خطائیں معاف کر دے

اور میری لغزشیں بخش دے

فَاِنَّكَ قَضَيْتَ عَلٰى عِبَادِكَ بِعِبَادَتِكَ

وَاَمَرْتَهُمْ بِدُعَآئِكَ

وَضَمِنْتَ لَهُمُ الْاِجَابَةَ

فَاِلَيْكَ يَارَبِّ نَصَبْتُ وَجْهِيْ

وَاِلَيْكَ يَارَبِّ مَدَدْتُّ يَدِيْ

فَبِعِزَّتِكَ

اِسْتَجِبْ لِيْ دُعَآئِيْ

وَبَلِّغْنِيْ مُنَايَ

وَلَا تَقْطَعْ مِنْ فَضْلِكَ رَجَآئِيْ

وَاكْفِنِيْ شَرَّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ مِنْ اَعْدَآئِيْ

يَاسَرِيْعَ الرِّضَا [19]

[19] اے بہت جلد راضی ہو جانے والے۔ بندہ اگر تھوڑا سا بھی خدا کی طرف آجائے اور اپنے گناہوں پر پشیمان ہو جائے تو خدا جلد اس سے راضی ہو جاتا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ خدا کے در پر جائیں اس خدا کے در پر جو ہمارے گناہوں کی وجہ سے ناراض ہے یقیناً آج کی شب امام زمانہ کا واسطہ دیں تو رب راضی ہو جائے گا۔ پروردگارا! ہمیں معاف کردے کہ جن کے پاس سوائے

چونکہ تو نے اپنے بندوں پر اپنی عبادت واجب کی ہے

انھیں دُعا مانگنے کا حُکم دیا ہے

اور ان کی دُعائیں قبول کرنے کی ضمانت فراہم کی ہے

اس لیے اے میرے پروردگار!

اور اے میرے رب! میں نے تیرے ہی آگے ہاتھ پھیلایا ہے

پس اپنی عزّت کے صدقے میں

میری دُعا قبول فرما

اور مجھے میری منزل تک پہنچا

مجھے تیرے فضل وکرم سے جو امید ہے اسے منقطع نہ ہونے دے

اور جنّوں اور انسانوں میں سے جو بھی میرے دشمن ہوں مجھے اُنکے شر سے بچا

اے اپنے بندوں سے جلد راضی ہو جانے والے!

دعا کے اور کچھ نہیں۔ خدایا رحم کر اس پر جس کا سرمایہ صرف امید ہے جس کا اسلحہ اس کا رونا ہے۔

اے جلد راضی ہو جانے والے! اگر بندہ خدا کی طرف پلٹ آئے تو خدا جلد راضی ہو جاتا ہے۔ اے گناہگار اگر خدا تم سے ناراض ہے تو خدا کو راضی کرنے کے لئے بہت آسان طریقہ ہے اس میں کوئی تکلیف نہیں ہے

زحمت نہیں ہے اگر اپنے دل کو خدا کی طرف پلٹا دو اور اپنے گناہوں پر پشیمان ہو جاؤ، جب اندھیری رات ہو جائے اور گھر والے سو جائیں لائٹ بجھا دو اور اس تاریکی میں جائے نماز بچھا دو، سجدہ گاہ رکھو اور سجدہ میں گر جاؤ اور دل سے خدا کو پکارو "اِلٰهِیْ اَلْعَفْو، اِلٰهِیْ اَلْعَفْو، اِلٰهِیْ اَلْعَفْو" خدایا میں نے آپ کو دھوکا دیا مجھے نفس نے دھوکا دیا، خدایا مجھ سے گناہ سرزد ہوئے ہیں خدایا شرمندہ ہوں خدایا میں تمہاری روزی کھاتا ہوں۔ خدایا شرمندہ ہوں اور آپ کے در پر آیا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ خدایا آپ نے خود ہی کہا ہے کہ تم توبہ کرو میں تمہاری توبہ قبول کرتا ہوں، تم دعائیں مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔

خدایا! انقلاب اسلامی کو کامیابی تک پہنچا، صدام اور صدامیوں کو سرنگوں فرما۔ کربلا میں عراق میں جلد از جلد اسلامی حکومت کا قیام فرما۔ پروردگارا! امام زمانہؑ کے ظہور میں تعجیل فرما۔ ان کے مقدس جمال کی زیارت سے ہماری گناہگار آنکھوں کو منور فرما۔ ان کے قدموں میں ہمیں شہادت نصیب فرما۔ اپنے مشن میں ہمیں کامیاب فرما۔ ہماری قوم کو اتفاق و اتحاد عطا فرما۔ پروردگارا! جملہ مریضوں کو شفا عطا فرما۔ پروردگارا! جن کی اولاد نرینہ نہیں ہے حق باب الحوائج موسیٰ بن جعفرؑ انہیں اولاد نرینہ عطا فرما۔ حق محمدؐ و آل محمدؐ اس محفل میں جس کی شرعی حاجت ہو اسے پورا فرما جو لوگ دیہاتوں سے آئے ہیں انہیں قدم قدم پر حسنات نصیب فرما اور ان کی شرعی حوائج کو پورا فرما۔

برادران عزیز! رحمتوں و مغفرتوں کا مہینہ ہے میرے خیال میں اگر آپ ناراحت نہ ہوں تو میں عرض کروں ہم اور آپ سب گناہگار ہیں۔ ہم اور آپ نے اپنی عمر کو گناہوں میں گزار دیا۔ قرآن میں ہے "اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ" آیا وقت نہیں پہنچا ہے ان افراد کیلئے جو مومن ہیں کہ ان کے دل نرم ہو جائیں، ان کے دل خاشع ہو جائیں۔

جوانان عزیز! بیس سال عمر گذر گئی، تیس سال، چالیس سال عمر گزر گئی۔ آیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ ہم گناہ کی طرف سے پلٹیں، آیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ ہم پشیمان ہو جائیں، آیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ ہم قبر کو یاد کرلیں، قبر کی تاریکی کو یاد کرلیں، قبر کی وحشت کو ہم یاد کرلیں۔ دعائے ابو حمزہ ثمالی میں ہے، "اِلٰھِیْ اِرْحَمْ فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا غُرْبَتِیْ وَعِنْدَالْمَوْتِ کُرْبَتِیْ وَفِی الْقَبْرِ وَحْدَتِیْ وَفِی اللَّحْدِ وَحْشَتِیْ" اس وقت اے خدا میں رحمت کا طلب گار ہوں۔

اے خدا میری اس دنیا میں غربت پر رحم فرما۔ اے خدا! جب مجھے قبر میں رکھ دیا جائے گا میرے عزیز و اقارب مجھے چھوڑ کر واپس لوٹ جائیں گے تو اس قبر کی تاریکی میں، میں تیرا محتاج ہوں گا۔ اے خدا لحد سے میں بہت گھبراتا ہوں لحد کی وحشت کے لئے میں آپ کی رحمت کا طلب گار ہوں۔ اے خدا! وہ خطرناک منزل وہ خطرناک مرحلہ کہ جب میں وہاں پیش کیا جاؤں گا اور وہاں پر اولین و آخرین جمع ہوں گے تو اس وقت چونکہ دنیا میں گناہ کئے ہیں میرے لئے سخت موقف ہوگا میری ذلت کا موقف (ٹھہراؤ) ہوگا

اس وقت تیری رحمت کا محتاج ہوں گا اگر آپ احساس کرلیں کہ آپ اپنے گھر میں بزرگ ہیں یا اپنے محلے میں بزرگ ہیں یا مثلاً کسی اور لحاظ سے آپ کا احترام کیا جاتا ہے تو کتنا برا ہو گا جب ہمیں قیامت کے دن پیش کیا جائے گا جو لوگ ہم پر حسنِ ظن رکھتے تھے ہمارے گناہوں سے جب پردہ اٹھے گا اور وہ انہیں دیکھیں گے تو کہیں گے کہ یہ لوگ تو بہت دیندار تھے۔ کتنا سخت موقف ہو گا۔ کتنی ذلت کا موقف ہو گا۔

اے خدا ہم تیری رحمت کے محتاج ہیں اس وقت کہ جب ہمیں غسل کے لئے تختہ پر لٹایا جائے گا۔ اے خدا جس وقت ہمارا جنازہ اٹھا کر قبرستان کی طرف لے جائیں گے خدایا ہم کس درد کس تکلیف اور کس مصیبت کیلئے آپ سے شکایت کریں۔ کیا ہم اس مصیبت پر شکایت کریں کہ ہمیں جب قیامت کے دن محشور کیا جائیگا تو اس وقت کسی کا چہرہ خوش ہو گا اور کسی کا چہرہ پریشان ہو گا پتہ نہیں اس وقت ہماری حالت کیا ہو گی۔ خدایا ہم گناہگار ہیں شب رحمت ہے شب مغفرت ہے رحمتوں کا مہینہ ہے تیرے در پر آئے ہیں خدایا! یہ تیرا گھر ہے اور یہ بندہ تیرا بندہ ہے۔ ہم اس لئے آئے ہیں کہ ہمارے گناہ معاف فرمادے۔ اے خدا! ہم کس کے پاس جائیں۔ اے عزیزان! جب بندہ اور غلام خراب ہوتا ہے تو دوسرے لوگ اسے قبول نہیں کرتے وہی مالک ہی اس کو قبول کرتا ہے۔ خدایا ہم کس کے پاس جائیں ہمیں کوئی قبول نہیں کرے گا۔ خدایا! ہم تیرے در پر آئے ہیں ہمارے گناہوں کو معاف کردے۔ ہماری لغزشوں سے درگزر فرما۔ خدایا! ہم کتنے

بدبخت ہوں گے کہ ان رحمتوں کے مہینے میں ان رحمتوں کی راتوں میں ان رحمتوں کے ایام میں ہمارے گناہ معاف نہ ہوں ہم سے زیادہ بدبخت اور کون ہوگا۔

برادران عزیز! بیداری کی ضرورت ہے جس طرح میں نے آیت پڑھی ہے کہ کیا وقت نہیں پہنچا ان لوگوں کیلئے کہ جو مومن ہیں کہ ان کے دل نرم ہو جائیں۔ شاید آپ نے قصہ سنا ہوگا کہ فضیل بن ایاز جو ایک مشہور ڈاکو تھا لوگ اس سے بڑے تنگ تھے۔ وہ ایک دیہات میں ایک لڑکی پر عاشق ہو گیا اور رات کے وقت اس کے گھر کی طرف گیا۔ اس کے گھر کی دیوار کے ساتھ اس نے سیڑھی رکھی اور چاہتا تھا کہ اس سیڑھی کے ذریعہ اس کے گھر میں داخل ہو جائے۔ جب اس نے سیڑھی پر چڑھنا شروع کیا تو ساتھ والے گھر میں کوئی شب زندہ دار اور تہجد گزار تھا وہ عابد وزاہد شخص اس وقت تلاوت کلام پاک میں مشغول تھا۔ وہ اس وقت یہ آیت پڑھ رہا تھا۔ ''کیا وقت نہیں آن پہنچا ان افراد کے لئے جو مومن ہیں کہ ان کے دل نرم ہو جائیں۔'' جب اس ڈاکو نے یہ آیت سن لی تو اس کے دل پر اثر ہوا اور وہ فوراً منقلب ہو گیا اور وہیں اس نے کہا کہ ہاں وقت پہنچ گیا ہے۔ اب وقت آ گیا ہے۔ میں اس سے زیادہ نافرمانی نہیں کروں گا۔ اس کے بعد میں گناہ نہیں کروں گا۔ اسی جگہ اس نے توبہ کر لی۔ آقائے عزیز! وہ ایک بہت بڑا ڈاکو تھا اس نے توبہ کر لی نہ کوئی دن لگے نہ مہینے بلکہ سیکنڈوں کا مسئلہ تھا جب یہ پشیمان ہو گیا اور خدا کے ساتھ اس نے راز و نیاز اور مناجات کیں اور خدا کی آواز پر لبیک کہا اور کہنے لگا کہ ہاں

اِغْفِرْ لِمَنْ لَّا يَمْلِكُ اِلَّا الدُّعَآءَ
فَاِنَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا تَشَآءُ

يَا مَنِ اسْمُهٗ دَوَآءٌ
وَذِكْرُهٗ شِفَآءٌ
وَطَاعَتُهٗ غِنًى

اِرْحَمْ مَّنْ رَّاْسُ مَالِهِ الرَّجَآءُ
وَسِلَاحُهُ الْبُكَآءُ

يَا سَابِغَ النِّعَمِ
يَا دَافِعَ النِّقَمِ
يَا نُوْرَ الْمُسْتَوْحِشِيْنَ فِي الظُّلَمِ
يَا عَالِمًا لَّا يُعَلَّمُ

... پہنچ گیا ہے کہ اب میں اس سے زیادہ معصیت اور گناہ نہ کروں اب میں بیدار ہو جاؤں تو خداوند متعال نے اس کی توبہ قبول کر لی۔ وہاں سے جب وہ واپس آتا ہے ایک کاروان کے پاس آتا ہے دیکھتا ہے کہ کاروان کے کچھ لوگ ایک دوسرے سے کہہ رہے ہیں کہ جلدی کرو جلدی کرو تاکہ ہم تاریکی میں یہاں سے نکل چلیں تاکہ فضیل جو بہت بڑا ڈاکو ہے وہ کہیں راستے میں نہ

اپنے اس بندے کو بخش دے جس کے پاس دُعا کے سوا کچھ نہیں

یقیناً تو جو چاہتا ہے کرتا ہے، تُو اپنی مرضی کا مالک ہے

اے وہ ذات جس کا نام نامی ہی دوا ہے

اور اے وہ ذات جس کا ذکر ہر بیماری کی شفا ہے

اور جس کی اطاعت سب سے بے نیاز کر دیتی ہے

اس پر رحم کر جس کی واحد پونجی تیرا آسرا ہے

اور جس کا سامانِ دفاع گریہ و زاری ہے

اے نعمتیں عطا کرنے والے مُنعِم حقیقی

اے دُکھ درد کے دفع کرنے والے

اے اُن وحشت زدہ بندوں کے لیے روشنی جو تاریکیوں میں گھرے ہوئے ہیں

آجائے۔ جب اس نے یہ بات سنی تو اپنے آپ سے کہنے لگا اے بدبخت فضیل تم کتنے بدبخت انسان ہو کہ تم سے خدا کے بندے اس قدر ڈر رہے ہیں، لرز رہے ہیں۔ اس جگہ ان کے پاس آکر کہنے لگا کہ آپ مت گھبرائیں اب فضیل وہ فضیل نہیں رہا اب وہ خدا کی طرف پلٹ گیا ہے۔ اب وہ سرکش نہیں ہے یہی فضیل تھا جس کے متعلق مشہور ہے کہ اس نے توبہ کی اور امام صادقؑ کے شاگردوں میں سے ہو گیا۔

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَافْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ
وَلَا تَفْعَلْ بِیْ مَآ اَنَا اَهْلُهٗ
وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ
وَالْاَئِمَّةِ الْمَیَامِیْنَ مِنْ اٰلِهٖ
وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا ؎

؎ اے عزیزان! ہمیں یاد کرنا چاہیئے اس ذات کو جس کے طفیل ہم زندہ ہیں، ہمیں یاد کرنا چاہیئے اس ذات کو جو محبوب کائنات ہے جو مرکز کائنات ہے جو قلبِ عالم ہے جو محبوبِ پیغمبرؐ ہے جو محبوبِ حسینؑ ہے جو محبوبِ زہراؑ ہے جو محبوبِ مومنین ہے یعنی حجت ابن الحسنؑ ذرا غور کریں! ہمیں چاہیئے کہ سب چیزوں کو چھوڑ کر اس ہستی کے ساتھ محبت کریں یعنی ہمارا مرکز وہی ہو۔ اس کے لئے ہم باقی سب چیزوں کو چھوڑ دیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ہم نے انہیں بھلا دیا ہے۔ آپ کا بچہ اگر اسکول میں پڑھتا ہو اور ہر روز ایک بجے چھٹی کر کے گھر واپس آتا ہو تو اگر ایک دن وہ ایک بجے واپس گھر نہ آئے تو آپ کیا کرتے ہیں؟ ادھر فون کرتے ہیں ادھر فون کرتے ہیں ادھر جاتے ہیں ادھر جاتے ہیں ہر ایک سے پوچھتے ہیں۔ ایک گھنٹے کے لئے آپ کا بچہ اگر غائب ہو جاتا ہے تو آپ کس قدر پریشان اور سرگرداں ہوتے ہیں ذرا سوچیں تقریبا

محمدؐ و آلِ محمدؐ علیہم السّلام پر رحمتیں نازل فرما
اور میرے ساتھ وہ سلوک کر جو تیرے شایانِ شان ہے
وہ سلوک نہ کر جس کا میں سزاوار ہوں
اللہ اپنے رسولؐ پر
اور ان بابرکت ائمہ پر درود بھیجتا ہے جو آلِ رسولؐ ہیں
اور کثرت سے سلام بھیجتا ہے

بارہ سو سال ہو گئے ہیں کہ ہماری نظروں سے ہمارا محبوب، ہمارا مولا، امام زمانہ غائب ہیں ہم تو ان سے اپنے بچے کے برابر بھی محبت نہیں کرتے اگر ہم ان سے اپنے بچے کے برابر محبت رکھتے تو کم از کم انہیں یاد ہی کر لیتے۔ اگر ہم ان کے ساتھ محبت رکھتے تو خدا ہمارے آپس کے جھگڑے نہ ہوتے ہمارے آپس کے جھگڑے اس بات پر دلیل ہیں کہ ہم نے اہلبیتؑ کو بھلا دیا ہے۔ امام زمانہؑ کو بھلا دیا ہے۔ اے مہدیؑ اے سارے دردوں کی دوا! پاکستان کے شیعوں پر رحم فرما۔ اے ساری مشکلوں کے مشکل کشاء، اے شہدائے کربلا کے خون کا بدلا لینے والے! امام حسینؑ کی ضریح کے گنبد پر گولہ باری زبانِ حال سے آپ سے مدد مانگ رہی ہے۔ جنت البقیع کا قبرستان جو اس وقت ویران ہے اور اس پر سناٹا چھایا ہوا ہے، تاریک ہے وہ آپ سے مدد مانگتا ہے۔ دوسروں کے مزاروں پر اس وقت روشنی ہے جبکہ حضرت زہراءؑ کے مزار پر اس وقت

تاریکی ہے۔ خدایا محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام کے صدقے ان گنا ہگاروں کی سب سے پہلی حاجت یہ ہے کہ ہمارے آقا ہمارے مولا امامِ زمانہؑ کا ظہور جلد فرما۔ ہماری مشکلات کو حل کرنے کے لئے انہیں جلد از جلد بھیج۔ پالنے والے حضرت مہدیؑ کے ظہور میں تعجیل فرما۔ ہماری گناہگار آنکھیں ان کے مقدس جمال کی زیارت سے منور فرما۔ اگرچہ ہماری یہ آنکھیں قابلیت نہیں رکھتیں خدایہ آنکھ جو حرام کو دیکھے جو غلط چیزیں دیکھے یہ اہلیت نہیں رکھتی کہ آپؑ کے جمال کا نظارہ کر سکے۔ خدایا ہماری آنکھوں کو یہ اہلیت اور قابلیت دے کہ وہ آپؑ کے مقدس چہرے کی زیارت کر سکیں۔ خدایا حقِ محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام ہمیں امام زمانہؑ کے اصحاب میں سے قرار دے اور ان کے رکابِ مقدس میں ہمیں شہادت کے درجے پر فائز فرما۔ پالنے والے ہم گناہگاروں کی دوسری حاجت یہ ہے کہ نائب بر حق امام زمان رہبر عظیم الشان انقلاب امید مستضعفین جہان خمینی محبوب خمینی عظیم کہ آج دشمنوں کی نظریں بھی اس ذات پر ہیں اور دوستوں کی نظریں بھی۔ خدایا اس عظیم سرمائے کو امت مسلمہ کیلئے آفات وبلیات سے محفوظ رکھ۔ خدایا! جتنے بھی شیعہ دنیا میں رہتے ہیں ان کی عمروں کا ایک ایک دن لے کر امام خمینی کی عمر میں اضافہ فرما۔ خدایا خدایا! حقِ محمدؐ و آلِ محمدؐ امام خمینی کا مبارک سایہ مسلمانوں کے سروں پر قائم و دائم رہے پالنے والے جہاں جہاں الٰہی تحریکیں چل رہی ہیں انہیں کامیاب فرما خواہ وہ ایران میں ہو، لبنان میں ہو یا کسی اور جگہ پر ہوں خدایا اس انقلاب کو امام زمانہؑ کے انقلاب کے ساتھ ملا دے

سپاہیانِ امامِ زمانہ کو فتح نصیب فرما۔ صدام اور صدامیوں کا تختہ جلد از جلد سرنگوں فرما۔ پروردگارا! پاکستان کے شیعوں کی جو بھی مشکلات ہیں حقِ امامِ زمانہؑ ان سب کی مشکلوں کو حل فرما۔ حقِ محمدؐ وآلِ محمدؐ پاکستان کے شیعوں میں آپس میں اتحاد برقرار فرما۔ جو شیعوں کے درمیان نفاق ڈالتے ہیں مایوسی ڈالتے ہیں ان کی شیطانی زبانوں کو کاٹ دے۔ حقِ محمدؐ وآلِ محمدؐ "ہمیں جرأت عطا فرما کہ ہم اپنا حق لے سکیں۔ پالنے والے ہمارے دلوں سے سوائے اپنے خوف کے باقی سارے خوف نکال دے ہمارے دلوں سے اپنی محبت اور اہلبیتؑ کی محبت کے سوا ساری محبتوں کو نکال دے۔ اگر کسی میں خوفِ خدا آگیا تو پھر وہ کسی سے نہیں ڈرتا۔ جس کے دل میں خوفِ خدا نہیں ہے پھر وہ پتھر سے بھی ڈرتا ہے اور ہر کسی سے ڈرتا ہے۔ پالنے والے! ہم جوان ہیں جہل کی وجہ سے ہم نے آپ کے حضور گناہ کئے ہیں اس رات ہم نوجوانوں کی دعا یہ ہے کہ ہماری توبہ قبول فرمالے۔ خدایا ہمیں اپنی بندگی کی لذت سے آشنا فرما۔ پالنے والے! حقِ محمدؐ وآلِ محمدؐ ہمیں نیک اعمال کی توفیق عنایت فرما۔

دوسرے مقام پر دعائے کمیل کے بعد شہید حسینیؒ کے دعائیہ جملے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ ، يَا حَمِيْدُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ يَا عَالِيُّ بِحَقِّ عَلِيٍّ ، يَا فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ بِحَقِّ فَاطِمَةَ ، يَا مُحْسِنُ بِحَقِّ حَسَنٍ ، يَا قَدِيْمُ الْاِحْسَانِ بِحَقِّ حُسَيْنٍ وَ تِسْعَةِ الْمَعْصُوْمِيْنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ حُسَيْنٍ

پالنے والے! بحق محمدؐ و آل محمدؐ علیهم السلام ہمارے گناہوں

کی مغفرت فرما۔ پالنے والے ہماری توبہ کو قبول فرما۔ پالنے والے ہمیں صحیح معنوں میں شیعان حیدر کرار قرار دے۔ پالنے والے ہمیں عمل میں خلوص عطا فرما۔ پالنے والے ہمیں اپنے عیوب اور کمزوریوں پر آگاہ اور پھر ان کے بر طرف کرنے کی توفیق عنایت فرما۔ پالنے والے ہمیں اپنے فرائض پر آگاہ اور پھر ان پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرما۔ اسلام اور مسلمانوں کو فتح و نصرت عطا فرما۔ کفار اور کفر کو ذلیل و خوار فرما۔ جہاں جہاں اسلامی تحریکیں چل رہی ہیں ان کو کامیابی عطا فرما، بالخصوص لبنان و عراق، پالنے والے ان سب تحریکوں کو کامیابی عطا فرما۔ پالنے والے انقلاب اسلامی ایران کو آخری فتح عطا فرما۔ پالنے والے رہبر اسلام خمینی عظیم کا سایہ ہمارے سروں پر قائم و دائم فرما۔ پالنے والے خمینی کا دشمن جو بھی ہو اس کو ذلیل و خوار فرما۔ پالنے والے دوستان اہلبیت جہاں بھی ہیں انکو آفات وبلیات سے محفوظ فرما۔ پروردگار پاکستان کے شیعوں کی جو مشکلات ہیں انہیں حل فرما۔ پروردگارا انکو اپنے مشن میں کامیابی عطا فرما۔ ان کو آپس میں متحد اور متفق فرما۔ پالنے والے صدام اور صدامیوں کو سرنگوں فرما۔ فرزندان اسلام کو فتح نصیب فرما۔ پالنے والے جو بھی حق کی خدمت کرتا ہے جس زبان میں بھی، جس طرح بھی، جس لباس میں بھی اس کی تائید فرما۔ پالنے والے جو باطل کی ترویج و تبلیغ کرتے ہیں جس انداز میں، جس لباس میں، ان کو ذلیل و خوار فرما۔ پالنے والے بیماروں کو شفا عطا فرما۔ جن کے ہاں اولاد نرینہ نہیں ہے ان کو اولاد نرینہ عطا فرما۔ پروردگارا! قرضداروں کے قرضے ادا فرما۔ پالنے والے!

مسافروں کے سفر کو خطرات سے محفوظ فرما۔ پالنے والے !جو طلباء ہیں ان کو علمائے ربانیین قرار دے۔ پالنے والے ان کو عملِ صالح اور عالم باعمل بننے کی توفیق عطا فرما۔ پالنے والے ان کو درس وبحث و مطالعہ اور خدمتِ دین کی توفیق عطا فرما۔ پالنے والے ان کے مدرسین کو آفات و بلیات سے محفوظ فرما۔ پالنے والے۔ پالنے والے تحریکِ نفاذِ فقہ جعفریہ، آئی ایس او، آئی او، وفاق یا دوسری تنظیمیں ہیں ان سب کو خدمتِ دین کرنے کی توفیق عنایت فرما۔ ان کو آفات و بلیات سے محفوظ فرما۔ پالنے والے عزاداری سید الشہداء علیہ السلام کو برقرار کرنے کی ہمیں ہمیشہ توفیق فرما۔ ہمیں حسین علیہ السلام کے عزاداروں کی صف میں محشور فرما۔ اس دنیا میں زیارتِ حسینؑ اور آخرت میں شفاعتِ حسینؑ ہمیں نصیب فرما۔ اہلبیتؑ کی محبت تیری بڑی نعمت ہے پروردگار ہمارے گھرانوں کو اس عظیم نعمت سے محروم نہ فرما۔ پروردگار ہمیں اس دنیا سے اہلبیتؑ کی محبت کے ساتھ اٹھا۔ قیامت کے دن اہلبیتؑ کے ساتھ محشور فرما۔ ہماری عقلوں کو قرآن اور اہلبیتؑ کی معرفت سے منور فرما۔ ہمارے دل بیمار ہیں، ہماری روحیں بیمار ہیں پروردگار ہمیں شفا عنایت فرما۔ مومنین کی جو حوائج شرعیہ ہیں ان کو عطا فرما۔

بحقِ محمدؐ و آلہ الطیبین الطاھرین آمین یا رب العالمین

مُناجات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِلٰهِىْ بِاَخَصِّ صِفَاتِكَ وَبِعِزِّ جَلَالِكَ
وَبِاَعْظَمِ اَسْمَآئِكَ وَبِنُوْرِ اَنْبِيَآئِكَ
وَبِعِصْمَةِ اَوْلِيَآئِكَ وَبِدِمَاءِ شُهَدَآئِكَ
وَبِمُنَاجَاتِ فُقَرَآئِكَ نَسْئَلُكَ زِيَادَةً فِى الْعِلْمِ
وَصِحَّةً فِى الْجِسْمِ وَبَرَكَةً فِى الرِّزْقِ
وَطُوْلًا فِى الْعُمُرِ وَتَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ
وَرَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَمَغْفِرَةً بَعْدَ الْمَوْتِ
وَنَجَاةً مِّنَ النَّارِ وَدُخُوْلًا فِى الْجَنَّةِ
وَعَافِيَةً فِى الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ؕ

ترجمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے میرے معبود تیری خاص الخاص صفات کے صدقے میں اور تیرے جلال کی عظمت کے صدقے میں
اور تیرے عظیم ترین ناموں کے صدقے میں اور تیرے انبیاء کے نور کے صدقے میں
اور تیرے اولیاء کی عصمت کے صدقے میں اور تیرے شہداء کے خون کے صدقے میں
اور تیرے فقراء کی مناجات کے صدقے میں ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمارے علم میں اضافہ فرما
ہمارے جسم کو تندرست رکھ اور ہمارے رزق میں برکت عطا فرما
ہماری عمر دراز کر اور موت سے قبل ہمیں توبہ نصیب فرما
مرتے وقت ہمیں آرام و سکون عطا فرما اور موت کے بعد ہماری مغفرت فرما
ہمیں دوزخ سے نجات دے اور جنت میں داخل فرما
ہمارے دین، دنیا اور آخرت میں خیر و عافیت بخش
تجھے تیری رحمت کی قسم اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے

حکمت پارے

- نہار منہ ایک گلاس نیم گرم پانی پیا کرو۔
- سواری ترک کر کے پیدل چلنے کی عادت ڈالو۔
- دوپہر کا کھانا کھانے کے دوران میں سلاد ضرور کھاؤ۔
- صُبح کو ہلکی ورزش کیا کرو۔
- سبزیوں پر مشتمل سالن خصوصیت سے کھایا کرو۔
- دہی کھانے کی عادت ڈالو۔
- کبھی کبھار اسپغول کا چھلکا دُودھ کے ساتھ ضرور لیا کرو۔
- میدے سے تیار شدہ اشیاء مثلاً مٹھائی اور حلوہ پوری وغیرہ کم کھایا کرو۔
- بغیر چھنے آٹے کی روٹی کھایا کرو۔
- موسمی پھل حسبِ توفیق و حسبِ ہضم ضرور کھایا کرو۔
- چاول، ماش اور مسور کی دال، آلو، گوبھی وغیرہ کم کھایا کرو۔
- کھانا کھانے کے دوران میں کم اور دو گھنٹے بعد خوب پانی پیا کرو۔

(یہ پُرانی قبض کے مریضوں کے لیے حضرت شفاء الملک کا تجویز کردہ علاج ہے)

(بشکریہ دواخانہ خاص، مزنگ۔ لاہور)

[illegible]

ہمارا ہدف ڈاکٹر شہید کے آثار و افکار کو ملت کے ہر فرد تک پہنچانا ہے